عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۱ | ۱۱ تا ۱۷ رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ مطابق یکم تا ۷ اگست ۲۰۱۲ء | شمارہ: ۲۹

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
سیرت و کردار

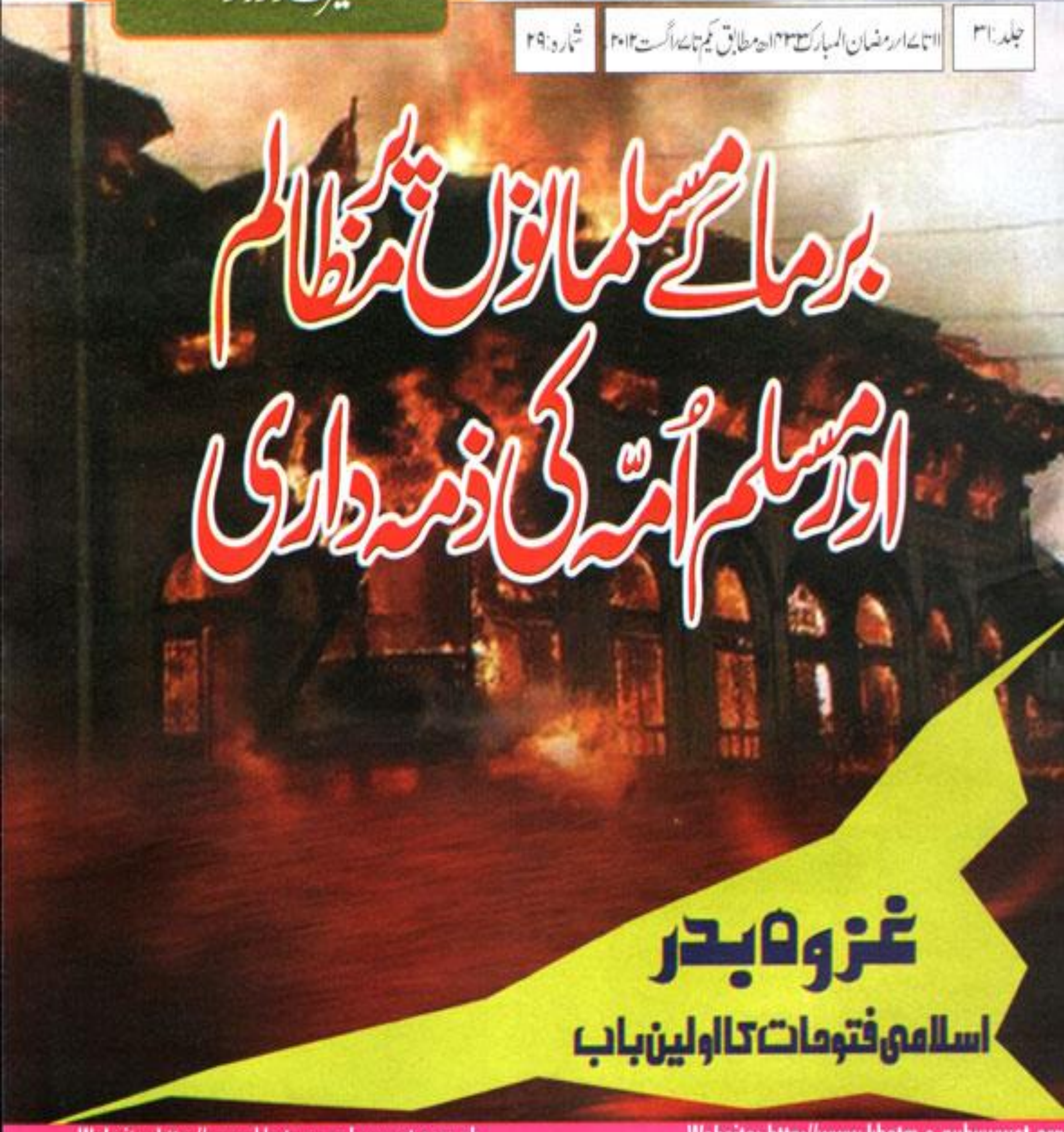

برما کے مسلمانوں پر مظالم اور مسلم اُمّہ کی ذمہ داری

غزوہ بدر
اسلامی فتوحات کا اولین باب

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

جائیداد کی تقسیم کا طریقہ

شبانہ بیگم، کراچی

س:..... گزارش عرض ہے کہ میری والدہ جن کے پہلے شوہر کا نام اکبر تھا، ان کی تین اولاد ہیں: ایک فرزانہ، ایک شبانہ اور ایک لڑکا معراج علی ہے، میری والدہ کا نام جمیلہ بیگم ہے، وہ حیات ہیں، ان پہلے شوہر اکبر کے انتقال کے بعد ان کی شادی میرے والد مرتضیٰ حسین سے ہوئی جب کہ میرے والد سے ان کی شادی ہوئی ان کی بڑی لڑکی فرزانہ کی شادی ہو چکی تھی، جب میرے والد سے شادی ہوئی ان کے ساتھ دو بچے تھے ایک شبانہ اور ایک لڑکا معراج علی یہ دونوں شادی کے بعد ماں کے پاس ہی تھے، میرے والد نے شبانہ کی شادی خود کرائی اب صرف ایک لڑکا معراج ہے، میرے والد کی شادی کے بعد مرتضیٰ حسین سے میں ہوئی، میرا نام شبانہ ہے، اب مجھے یہ معلوم کرنا ہے کہ میرے والد سے میں اکلوتی بیٹی ہوں، میری والدہ نے اپنا پرانا مکان فروخت کر دیا، شادی کے بعد مگر ان لوگوں کسی کو کوئی حصہ نہیں دیا برائے مہربانی مجھے بتا دیں کہ میرے والد کی جائیداد میں کس کس کا حصہ ہوگا؟

تنقیح: ۱:... مرحوم کے والدین حیات ہیں یا نہیں (والدین حیات نہیں)؟

۲:... مرحوم کے بہن بھائی وغیرہ ہیں یا نہیں، اگر ہیں تو کل کتنے ہیں؟ (ایک بہن حیات ہیں، انڈیا میں)۔

ج:... بصورت مسئولہ مرحوم کے پاس بوقت انتقال جو کچھ نقد رقم، سونا چاندی، مال جائیداد وغیرہ موجود تھا وہ سب کا سب مرحوم کا ترکہ کہلاتا ہے، مرحوم کے ترکہ میں سے حقوق متقدمہ یعنی تجہیز و تکفین کے متوسط اخراجات نکالنے کے بعد اگر مرحوم پر کسی کا قرضہ ہو تو وہ ادا کیا جائے، اگر مرحوم نے اپنی زندگی میں اپنی بیوی کا حق مہر ادا نہ کیا ہو اور نہ ہی بیوی نے بخوشی معاف کیا ہو تو وہ بھی قرض ہے، وہ بھی مرحوم کے ترکہ سے ادا کیا جائے، اسی طرح اگر مرحوم نے کسی غیر وارث کے لئے کوئی جائز وصیت کی ہو تو بقیہ مال کے ایک تہائی تک اسے نافذ کرنے کے بعد بقیہ کل ترکہ کو مساوی طور پر ۲۴ حصوں پر تقسیم کیا جائے، جن میں سے ۳ حصے بیوہ کو (یعنی آپ کی والدہ کو) ۱۲ حصے بیٹی کو اور ۹ حصے مرحوم کی بہن کو ملیں گے۔

مسجد میں کبوتر رکھنا

عبدالرحمٰن، نواب شاہ

س:..... مسجد میں کبوتر رکھنا جائز ہے یا ناجائز؟ اس سے نمازیوں کو تکلیف ہوتی ہے، وہاں پر نماز پڑھنا جائز ہے یا ناجائز؟

ج:..... واضح رہے کہ مساجد اللہ کے گھر ہیں، یہ صرف ان کی عبادت کے لئے بنائی گئی ہیں، ان کو پاک صاف رکھنا مسلمانوں کی ذمہ داری ہے، لہٰذا مسجد میں ہر وہ کام کرنا جو مسجد کے شان و آداب کے خلاف ہو جائز نہیں، کبوتر بازی کا مشغلہ تو ویسے بھی اسلام کی نظر میں درست مشغلہ نہیں چہ جائیکہ مسجد میں اس کی اجازت دی جائے، لہٰذا مسجد میں کبوتر رکھنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں، خاص کر جب اس سے مسجد کی صفائی ستھرائی متاثر ہوتی ہو اور اس سے نمازیوں کو تکلیف پہنچتی ہو، جہاں تک نماز کے جائز ہونے کی بات ہے تو اس کے لئے بھی جگہ کا پاک ہونا شرط اور ضروری ہے، ناپاک جگہ پر نماز نہیں ہوتی، اگر مسجد میں نماز کی جگہ پاک ہو تو نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں۔

وتر جماعت کے ساتھ پڑھنا

س:..... رمضان میں فرض نماز امام کے ساتھ ادا کرنے سے رہ گیا بغیر جماعت کے فرض نماز پڑھی اس کے بعد تراویح میں شامل ہو گیا، اب وتر جماعت کے ساتھ پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

ج:..... جی ہاں! وتر جماعت کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ
مجلس

مجلسِ ادارت
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۱ — ۱۱ تا ۱۷ رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ مطابق یکم تا ۷/اگست ۲۰۱۲ء — شمارہ:۲۹

سرپرست
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش
محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

اِس شمارے میں!

برما کے مسلمانوں پر مظالم.....	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
رمضان المبارک کے اہم واقعات	۸	محمد ایوب تتولی
غزوۂ بدر..... اسلامی فتوحات کا اولین باب	۹	ڈاکٹر نصیر احمد ناصر
رمضان وصوم	۱۱	مولانا محمد عاشق الٰہی مدنیؒ
.....دشمنِ اسلام کے سائنسی تجربوں کی زد میں!	۱۲	پروفیسر ابوطلحہ عثمان
اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ.....	۱۷	سید انصار علی
قادیانی تحریریں.....ایک نظر میں! (۳)	۲۰	مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
خبروں پر ایک نظر!	۲۳	ادارہ
القرآن الکریم (نظم)	۲۶	محمد سلطان خوشتر فیضی چشتی

بیاد
امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرِ تعاون بیرون ملک
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زرِ تعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے
چیک۔ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ: 0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

لندن آفس:
35 Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

دنیا سے بے رغبتی

مال وجاہ کی حرص سے دین کا نقصان

”حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو بھوکے بھیڑیے اگر بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو وہ ان کا اتنا نقصان نہیں کریں گے جس قدر کہ مال کی حرص اور جاہ و مرتبے کی خواہش آدمی کے دین کا نقصان کرتی ہے۔“ (ترمذی ج:۲ ص:۶۰)

بھیڑیے کی بکریوں سے دُشمنی ضرب المثل ہے، اب تصور کیجئے کہ دو بھوکے بھیڑیے بکریوں کا کس قدر نقصان کریں گے؟ خصوصاً جبکہ بکریوں کی حفاظت و نگہبانی کا بھی کوئی انتظام نہ ہو، بلکہ بکریوں کے چرواہے نے خود ان بھیڑیوں کو ریوڑ میں چھوڑ دیا ہو کہ وہ اطمینان سے جس قدر جی چاہے چیر پھاڑ کریں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث پاک میں حبِ مال اور حبِ جاہ کو دو بھوکے بھیڑیوں سے تشبیہ دی ہے، اور آدمی کے دین کو بکریوں کے ریوڑ سے، اور یہ فرمایا کہ: دو بھوکے بھیڑیے جن کو قصداً بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیا گیا ہو، بکریوں کا اس قدر نقصان نہیں کریں گے، جس قدر کہ یہ دو چیزیں آدمی کے دین کو برباد کردیتی ہیں، کیونکہ جس شخص کے دل میں مال کی حرص ہوگی وہ اس کے حصول میں منہمک رہے گا، بسا اوقات وہ حلال و حرام اور جائز و ناجائز کی بھی پروا نہیں کرے گا، اور یہ حرص جس قدر بڑھتی جائے گی اسی قدر آخرت سے غفلت میں اضافہ ہوگا، اسی طرح حبِ جاہ یعنی بڑا بننے کی خواہش جس شخص میں ہوگی وہ اسی دُھن میں سرگرداں رہے گا کہ کیا اسباب و ذرائع اختیار کئے جائیں کہ لوگوں پر اس کی دھاک بیٹھ جائے۔ غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ مال کی حرص بھی اسی حبِ جاہ کی بنا پر ہے، آدمی سمجھتا ہے کہ جتنا مال زیادہ ہوگا اتنا ہی میں لوگوں کی نظروں میں معزز ہوں گا، اس لئے زیادہ سے زیادہ مال جمع کرنے کا جنون سر پر سوار رہتا ہے۔

اور حبِ جاہ دراصل تکبر کا شعبہ ہے، آدمی اپنی حماقت سے اپنے دل میں اپنے آپ کو ”بڑا آدمی“ سمجھ کر اس اَمر کی کوشش کرتا ہے کہ دُوسرے بھی اس کو بڑا سمجھیں، اور یہ بڑائی کی خواہش اور تکبر ہی وہ مرض ہے جس نے شیطان کو مردود و ملعون اور راندۂ درگاہ بنایا، اسی سے تمام نفسانی امراض جنم لیتے ہیں، جو آدمی کے دین کو بالکل غارت کردیتے ہیں، اس لئے ان دونوں امراض کا علاج ضروری ہے۔ حضراتِ مشائخ، جو باطن کے طبیب ہوتے ہیں، ان سے تعلق کا اہم ترین مقصد انہی امراضِ نفسانیہ کا معالجہ ہے، مگر افسوس کہ اکثر لوگ اس سے غافل ہیں، خصوصاً حبِ جاہ کا مرض تو باطن کا ایسا دِق ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے خاص مخلص بندے ہی محفوظ ہوں گے، یہاں چند اُمور حکیم الاُمت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی قدس سرہ کے ارشادات سے نقل

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

کرتا ہوں، حضرتؒ فرماتے ہیں:

۱:... ”شرعاً وہ حرص، حرص ہی نہیں جس کے مقتضا پر عمل نہ ہو، حرصِ شرعی وہی ہے جس سے دُنیا کو دین پر ترجیح ہونے لگے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: ہم کو مال کی احتیاج بھی ہے اور اس کے ملنے پر طبعاً خوشی بھی ہوتی ہے، لیکن اے اللہ! اس کی محبت کو اپنی رضا کا وسیلہ بنادیجئے۔ بلکہ ایک درجہ اس کا مطلوب بھی ہے، مثلاً اتنی محبت جس سے مال کی حفاظت کا اہتمام ہوسکے، وہ مطلوب ہے، کیونکہ مال کا ضائع کرنا حرام ہے۔“

۲:... ”جاہ و کبر کا داعیہ تو معصیت نہیں، باقی ان کے مقتضا پر عمل کرنا نہ کرنا، یہ اختیاری ہے، مکلف تو صرف اسی قدر کا ہے کہ مقتضا پر عمل نہ کرے، لیکن اگر خلافِ مقتضا پر عمل کرے تو اور زیادہ اَقویٰ اور اَنفع ہے۔“

۳:... ”جس جاہ سے ضرر ہوتا ہے، وہ وہ جاہ ہے جو طلب سے حاصل ہو، اور جو بدون طلب حاصل ہو وہ مضر نہیں ہوتی، اس میں خدا تعالیٰ کی امداد ہوتی ہے۔“ (انفاسِ عیسیٰ ص:۱۷۸، ۱۷۹)

ضروری وضاحت

نوجوان عالم دین مولانا توصیف احمد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نئے مبلغ ہیں۔ گزشتہ تین سال دفتر ختم نبوت کراچی میں خدمات انجام دے چکے ہیں۔ مجلس کے دفتر مرکزیہ ملتان کی طرف سے ۱۵ر محرم الحرام ۲۰۱۱ء سے آپ کا تقرر دفتر ختم نبوت حیدرآباد و کوٹری میں بطور مبلغ اور ذمہ دار کردیا گیا ہے۔

یاد رہے کہ مولانا محمد نذر عثمانی صاحب نے شوال ۱۴۳۲ھ مطابق ستمبر ۲۰۱۱ء سے مجلس سے علیحدگی اختیار کرلی تھی، اب مولانا عثمانی صاحب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ اور ذمہ دار نہیں ہیں۔ لہٰذا تمام جماعتی رفقاء کرام اور علماء عظام بسلسلہ تحفظ ختم نبوت دفتر حیدرآباد میں مولانا توصیف احمد سے رابطہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا کے لئے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

منجانب: (مولانا) محمد اسماعیل شجاع آبادی (مرکزی ناظم تبلیغ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان

اداریہ

محمد اعجاز مصطفی

برما کے مسلمانوں پر مظالم اور مسلم اُمّہ کی ذمہ داری!

الحمدللّٰہ وسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی!

آج کے مسلمان فکری ونظری اعتبار سے انتشار، اختلاف، افتراق، عدمِ اتحاد اور عدمِ اتفاق سے دوچار ہیں۔ جب کہ دنیائے کفر خواہ وہ یہودی ہوں یا عیسائی، سکھ ہوں یا ہندو اور بدھسٹ، مسلم دشمنی میں سب ’’الکفر ملة واحدة ‘‘...... کہ تمام کافر ایک ملت ہیں...... کا مظاہرہ اور ثبوت پیش کر رہے ہیں۔

اگر ایک طرف امریکہ، برطانیہ اور نیٹو افواج کا انگریز عیسائی اور یہودی عراق، افغانستان اور پاکستان میں مسلمان بوڑھوں، بزرگوں، جوانوں اور گھر میں موجود خواتین اور بچوں پر بم برسا کر ان کو اپاہج، قتل اور صفحۂ ہستی سے مٹا رہا ہے تو دوسری طرف ہندو اور بدھسٹ انڈیا، کشمیر اور برما میں موجود مسلمان اقلیت کے گھروں اور خیموں میں گھس کر ان کو ذبح اور تہس نہس کر رہا ہے اور ان عفت مآب مسلمان ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کی عصمتوں اور عزتوں سے کھیل رہا ہے۔

کہنے کو ۵۶ اسلامی ممالک دنیا کے نقشہ پر موجود ہیں، لیکن کسی ایک ملک کو یہ توفیق نہیں کہ وہ ان مظلوم مسلمانوں کی کوئی مدد کر سکے یا ان کے حق میں کوئی کلمۂ خیر کہہ دے۔ ادھر کفر کا یہ حال ہے کہ کوئی بدفطرت، بدخصلت، موذیٔ اسلام، پیغمبرِ اسلام اور قرآن کریم کے بارہ میں ہرزہ سرائی یا کوئی یاوہ گوئی کرتا ہے اور مسلمان ردعمل اور جذبات میں آکر اس پر مشتعل ہو جاتے ہیں تو سارا کفر اُن کی پشت پر کھڑا ہو جاتا ہے اور اس موذی اور موہن کو ہر قسم کی مراعات اور اعزازات سے نوازتا ہے۔

زیادہ دور جانے کی ضرورت نہیں، اسی جولائی ۲۰۱۲ء کے مہینہ میں بہاولپور ڈویژن کے شہر ’’چنی گوٹھ‘‘ میں ایک بدبخت شخص نے قرآن کریم کو جلایا۔ اُسے رنگے ہاتھوں پکڑ کر عوام نے دینی حمیت اور دینی غیرت کی بنا پر جلا دیا تو تین ہزار لوگوں پر قانون کو ہاتھ میں لینے کا مقدمہ بنا دیا گیا اور ان کی گرفتاری کے لئے ان کے گھروں اور دکانوں پر چھاپے مارے جا رہے ہیں۔

یہ بات واضح رہنی چاہئے کہ انصاف پسند حلقے ہمیشہ اس بات کی تائید کرتے آئے ہیں کہ ایسے بدبختوں کو پکڑ کر قانون کے حوالہ کرنا چاہئے، تاکہ عدالتی کارروائی مکمل ہونے کے بعد قانون کے مطابق انہیں قرار واقعی سزا دی جا سکے، مگر سوچنے کی بات ہے کہ آخر یہ غیور مسلمان اس انتہائی اقدام پر کیوں مجبور

ہوئے؟ ہماری سمجھ میں یہ بات آتی ہے کہ ”تنگ آمد بجنگ آمد“ کے مصداق کہ حکمرانوں نے ہمیشہ محب دین پاکستانی عوام کا ساتھ دینے کی بجائے دین دشمن آقاؤں کے احکامات پر عملدرآمد کرنے کو اپنی سعادت سمجھا، اور ایسے گستاخ رسول اور موہن قرآن مجرموں کو ہیرو بنا کر وی آئی پی پروٹوکول کے ساتھ جرمنی اور دوسرے مغربی ممالک کے حکمرانوں کے سپرد کیا۔ ان حالات میں اگر عوام قانون کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہیں اور قرآن کریم کو جلانے والوں کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں تو قصور حکمرانوں کا ہے، عوام کا نہیں۔

صرف اسی پر بس نہیں، بلکہ ہمارے صدر پاکستان محترم جناب آصف علی زرداری صاحب بھی اس واقعہ پر پیخ پا ہوئے اور مشیر داخلہ جناب رحمٰن ملک کو اس واقعہ کی رپورٹ پیش کرنے کا حکم صادر کیا ہے۔ ادھر اس واقعہ کو آڑ بنا کر انسانی حقوق کی نام نہاد بین الاقوامی تنظیم ”ایمنسٹی انٹرنیشنل“ پاکستان میں توہین رسالت قانون کو ختم کرانے کے لئے پھر سے بے تاب اور سرگرم ہوگئی ہے، روزنامہ امت میں یہ خبر چھپی ہے:

”لندن (امت نیوز) انسانی حقوق کی بین الاقوامی تنظیم ”ایمنسٹی انٹرنیشنل“ پاکستان کے توہین رسالت قانون کو ختم کرانے کے لئے سرگرم ہوگئی۔ گزشتہ روز ایک بیان میں تنظیم نے بہاولپور میں قرآن کی بے حرمتی کے ایک ملزم کو پولیس کی حراست سے چھڑانے کے بعد سرعام زندہ جلانے کے واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اس کی بنیادی وجہ مذہبی بے حرمتی سے متعلق قوانین ہیں۔ حکومت پاکستان فوری طور پر ان میں اصلاحات لانے کے لئے اقدامات کرے۔ انسانی حقوق کمیشن پاکستان نے بھی واقعہ کی شدید مذمت کی اور کہا کہ ملوث افراد کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔“ (روزنامہ امت، کراچی، ۷؍جولائی ۲۰۱۲ء)

پاکستانی مسلم عوام یہ کہنے میں حق بجانب ہے کہ انسانی حقوق کے ان نام نہاد اداروں کو پاکستان میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی تو نظر آتی ہے، لیکن نیٹو افواج کی پاکستانی عوام پر ڈرون حملوں کی یلغار کیوں نظر نہیں آتی؟ اسی طرح برما میں ۲۰ ہزار مظلوم مسلمانوں کی ہلاکتیں انہیں کیوں نظر نہیں آتیں؟ ۶۵ سال سے انڈیا مظلوم کشمیریوں کے حق خودارادیت کو دبائے ہوئے ہیں اور انہیں گولہ باری کا نشانہ بنائے ہوئے ہے، انہیں یہ سب کچھ نظر کیوں نہیں آتا؟ کیا وہ انسان نہیں؟ ان نام نہاد انسانی حقوق کے چمپیئنوں کی یہ دوغلی اور دوہری پالیسی نہیں تو اور کیا ہے؟۔

برما کے مسلمانوں سے اظہار یکجہتی اور مسلم امہ کو متنبہ، بیدار اور خبردار کرنے کے لئے جمعیت علمائے اسلام (ف) نے پریس کلب میں آل پارٹیز کانفرنس بلائی تھی، جس میں جمعیت علمائے اسلام کے سینئر رہنما اور سابق سینیٹر حافظ حسین احمد مہمان خصوصی تھے۔ اس اے پی سی میں برما میں مظلوم مسلمانوں کے حالات اور واقعات پر مشتمل ایک اعلامیہ شرکائے کانفرنس کو دیا گیا، جس سے وہاں کے مسلمانوں کی حالتِ زار اور مظلومیت پر کچھ روشنی پڑتی ہے۔ قارئین بینات کو ان مظلوم مسلمانوں کے حالات سے روشناس کرانے کے لئے اسے یہاں نقل کیا جاتا ہے:

”اراکان (برما) میں گزشتہ ماہ ۳ جون سے مسلمانوں کا قتل عام جاری ہے۔ مؤرخہ ۳ جون کو صوبہ ارکان کے ٹاؤنگ گوک شہر میں غیر مسلم (مگھ) مسلح دہشت گردوں نے ایک بس پر حملہ کرکے تبلیغی جماعت کے ۱۰ر مسلمانوں سمیت ۲۷ر افراد کو شہید وزخمی کردیا، بس ڈرائیور نے اس ظلم کو روکنا چاہا تو وہ بھی دہشت گردوں کی گولیوں کا نشانہ بن گیا، اس اندوہناک واقعہ کی اطلاع جب دوسرے شہروں میں پہنچیں تو مسلمانوں نے اس واقعہ کے خلاف پر امن احتجاج کا پروگرام بنایا۔ ۸؍جون ۲۰۱۲ء کو جب مسلمان پر امن احتجاج کی تیاری کر رہے تھے کہ حکومتی اہلکاروں اور مگھ غنڈوں نے مل کر مسلمانوں کا قتل عام شروع کردیا اور ساتھ ہی مساجد ودینی فلاحی اداروں کو جلانا شروع کردیا۔ برما کے مسلمانوں کے قتل عام کو ایک ماہ ہو رہا ہے، اس دوران شہداء کی تعداد ہزاروں جبکہ کئی لاکھ لوگ بے گھر ہو چکے ہیں، مسلمانوں کی ہزاروں بستیوں کو جلا دیا گیا ہے اور قتل عام کا یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔

عرصہ ۶۴ سال سے ارکان کے مسلمان مختلف صعوبتیں اور ظلم وستم برداشت کرتے آرہے ہیں۔ اس دوران کئی بڑے بڑے ”مگھ مسلم قتال“ کے واقعات پیش آئے، جس میں لاکھوں مسلمان تہ تیغ کردیئے گئے، لاکھوں ماؤں بہنوں کی عصمتیں تار تار ہوئیں، لاکھوں روہنگیا مسلمان مال ومتاع گھربار چھوڑ

کر دیا رِ غیر ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے۔ اس دوران چند عالمی اداروں نے رسمی طور پر احتجاج بھی کیا، لیکن وہ صدا بصحرا ثابت ہوئے۔ برما کی حکومت پر اقوام متحدہ نے مختلف پابندیاں عائد کیں، لیکن وہ بھی بے سود ثابت ہوئیں اور پھر حالیہ چند سال قبل جمہوریت بحالی کی شرط پر پابندیاں کم ہوئیں، مسلمانوں نے سوچا کہ ظلم میں کمی آئے گی۔ آزادی میسر ہوگی، لیکن ناؤ تنگ گوک کے سانحے کے بعد برما کی حکومت کے چہرے سے جمہوریت کا نقاب بھی اتر گیا، کیونکہ انہوں نے صرف رسمی بیان جاری کرنے پر اکتفا کافی سمجھا، کیونکہ انہیں پتہ ہے کہ مسلمانوں کو جتنا دباؤ، جتنا ان کا قتل عام کرو، ان پر ظلم وستم کرو، کوئی پوچھنے، روکنے، ٹوکنے والا نہیں ہے، ورنہ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ناؤ تنگ گوک کے واقعہ میں ملوث بدھ بھکشوں اور دیگر مگھ درندوں کو فوری گرفتار کر کے تختہ دار پر چڑھا دیا جاتا۔

دس جون ۲۰۱۲ء کو اراکان کے دارالحکومت اکیاب کے مشہور علاقہ ''والی السرۃ پاڑہ'' میں بدھ بھکشوؤں اور مگھوں نے ایک مسجد اور اس سے متصل مدرسہ کو آگ لگا کر مکمل طور پر شہید کر دیا اور کوئی بھی آگ بجھانے نہ پہنچ سکا، کیونکہ مسلمان گھروں میں محصور ہیں، نکلتے ہی مگھ بلوائی انہیں تہہ تیغ کرنے میں ذرا دیر نہیں لگاتے۔ اکیاب، منگڈو، راسیدنگ، بوتھیدنگ، بولی بازار، ناکفور اور دیگر علاقوں میں درجنوں کی تعداد میں مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا ہے، جبکہ ۶ سے زائد روہنگیا مسلمانوں کی بستیوں کو بھی آگ لگا کر بھسم کر دیا گیا۔ فسادیوں سے بچنے والے مسلمانوں کا اللہ کے بعد آخری سہارا پڑوسی ملک بنگلہ دیش کی سرزمین ہے، لیکن وہاں تک ان کا پہنچنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے اور اگر وہ بنگلہ دیش کی سرزمین تک پہنچ بھی جائیں تو بنگلہ دیش حکام انہیں کسی طور پر قبول کرنے کو تیار نہیں اور انہیں واپس برما دھکیل رہے ہیں، کیونکہ پہلے ہی مختلف مواقع پر ہجرت کرنے والے لاکھوں روہنگیا مسلم مہاجرین ریفیوجی کیمپس میں انتہائی کسمپرسی کے عالم میں رہنے پر مجبور ہیں اور بنگلہ دیشی حکام انہیں مکمل سہولیات فراہم کرنے سے عاجز ہیں، اس لئے مزید مہاجرین کا بوجھ وہ اپنے سر لینے کو تیار نہیں ہو رہے۔ حالیہ ضمنی انتخابات میں مسلمانوں نے مشہور نوبل انعام یافتہ خاتون اور برما کی اپوزیشن لیڈر آنگ سانگ سوچی کو ملک بھر سے بھاری ووٹ دے کر سو فیصد کامیابی دلائی تھی، اس امید پر کہ اب روہنگیا مسلمانوں کی دادرسی ہوگی اور ان پر عرصہ دراز سے جاری مظالم کا سد باب ہوگا۔ شاید یہی چیز آمر حکمرانوں اور ان کے چیلوں کو ایک آنکھ نہ بھائی، کیونکہ وہ دیکھ رہے تھے کہ اب مسلمان منظم ہو رہے ہیں اور اگر یہ ایک بار منظم ہو گئے تو پھر تاریخ شاہد ہے کہ مسلمان ہر آندھی اور ظلم سے ٹکرا جاتے ہیں اور اپنے سامنے والی ہر رکاوٹ کو خس وخاشاک کی طرح بہا دیتے ہیں۔

مسلمانوں کے کئی امیدوار بھی ضمنی انتخابات میں کامیاب ہوئے اور اسمبلیوں تک جا پہنچے ہیں اور شاید مسلمانوں کی یہ انتخابی کامیابی آمر حکمرانوں اور ان کے چیلوں کو قبول نہیں جس کو روکنے کے لئے مسلمانوں کی نسل کشی کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ اراکان (برما) میں اب تک ۲۰ ہزار سے زائد مسلمانوں کو بے دردی سے شہید کر دیا گیا ہے، جبکہ ۹۰ ہزار سے زائد افراد ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ بڑے پیمانے پر مسلمانوں کے مکانات، مساجد اور مدارس کو نذر آتش کرنے کا سلسلہ جاری ہے، لیکن اس تمام صورتحال پر اقوامِ متحدہ کی خاموشی اور عالم اسلام کی بے حسی نے مسلمانانِ برما کو تنہا کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق پوری دنیا کے مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں کہ جسم کے ایک حصہ کو تکلیف ہو تو دوسرا بھی تڑپ جاتا ہے، لیکن برما کے مسلمانوں پر جو قیامت برپا کر دی گئی، اس پر عالم اسلام کی جانب سے کوئی آواز نہیں اٹھائی جا رہی ہے۔ اراکان (برما) میں مسلمانوں کے قتل عام، اقوامِ متحدہ و عالمی ذرائع ابلاغ کی مسلسل خاموشی اور عالم اسلام کی مجرمانہ غفلت جاری ہے۔ آل پارٹیز کانفرنس کی جانب سے کراچی میں موجود مسلم ممالک سمیت تمام ممالک کے قونصل خانوں اور انسانی حقوق کے عالمی اداروں کو برما کے مسلمانوں پر برمی حکومت کے مظالم کے خلاف یادداشت پیش کی جائیں گی۔ آل پارٹیز کانفرنس کے شرکاء نے اراکان (برما) میں مسلمانوں کے قتل عام، اقوامِ متحدہ و عالمی ذرائع ابلاغ کی مسلسل خاموشی اور عالم اسلام کی مجرمانہ غفلت کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ دینی وسیاسی جماعتوں کا نمائندہ اجتماع عالم اسلام سے مطالبہ کرتا ہے کہ:

(باقی صفحہ 25 پر)

رمضان المبارک کے اہم واقعات

رمضان المبارک ایسا مقدس مہینہ ہے کہ اکثر آسمانی کتب وصحائف اس میں نازل ہوئے۔ جنگ بدر کفر پر اسلام کی پہلی فتح بھی اسی ماہ مبارک میں ہوئی۔ روزہ جو اسلام کا بنیادی رکن ہے یکم رمضان المبارک ۲ھ میں فرض ہوا۔ قرآن مجید جو ابدی سرچشمہ ہدایت ہے اسی ماہ میں آسمانی دنیا پر نازل ہوا اور دنیا کی عظیم اسلامی ریاست ''پاکستان'' ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ کو معرض وجود میں آئی تھی۔

محمد ایوب تنولی

یوں تو سال بھر کے بارہ ماہ میں سے ہر مہینہ انسانی مدارج کی بلندی کے مختلف اسباب مہیا کرتا ہے لیکن ان بارہ مہینوں میں سب سے زیادہ فضیلت اور بزرگی والا مہینہ رمضان المبارک ہے جو مسلمانوں کی زندگی کے لئے موسم بہار کی حیثیت رکھتا ہے۔ ماہ رمضان المبارک کے فضائل احادیث میں کثرت سے وارد ہوئے ہیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ ماہ رمضان تمام مہینوں میں سے سب سے افضل ترین ہے اور قدیم ایام سے اس مہینے کی فضیلت پائی جاتی ہے۔

آج ہم رمضان کے مقدس مہینے میں ہونے والے واقعات بیان کریں گے۔ جس سے اس مہینے کی فضیلت واہمیت اور بھی زیادہ واضح ہوکر سامنے آئے گی۔

(۱) یہ وہ مہینہ ہے جس کی پہلی تاریخ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر صحیفہ نازل ہوا۔

(۲) رمضان المبارک کی چھٹی تاریخ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل ہوئی۔

(۳) تیرھویں رمضان المبارک کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل نازل ہوئی۔

(۴) اور اٹھارھویں رمضان المبارک کو حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور نازل ہوئی!!

(۵) اس ماہ مبارک میں یعنی ۱۷ رمضان المبارک ۲ھ بمطابق جنوری ۶۲۴ء کو مسلمانوں نے جنگ بدر میں فتح حاصل کی جو کفر پر اسلام کی پہلی فتح ہے۔

(۶) یکم رمضان ۲ ہجری کو ہی روزہ اسلام کی عبادت کا تیسرا رکن فرض قرار دیا گیا جو اسلامی زندگی کی عمارت کا تیسرا اہم ستون ہے۔

(۷) اس مہینے میں وہ مہمات ہوئیں جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود شریک نہیں ہوئے۔ بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو سپہ سالار مقرر کرکے روانہ فرمایا۔ یہ مہمات اپنے سپہ سالار کے نام سے موسوم ہیں جن کو سریہ کہا جاتا ہے۔

(۸) سریہ عمیر بن عدی رضی اللہ عنہ بمقام عصماء بنت مروان کی جانب رمضان ۲ ہجری میں ہوئی۔

(۹) سریہ زید بن حارث رضی اللہ عنہ بمقام ام قرفہ وادی القریٰ کی جانب رمضان ۶ھ میں ہوئی۔

(۱۰) سریہ عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ بمقام ابی رافع یہودی کی جانب رمضان ۶ھ میں ہوئی۔

(۱۱) سریہ غالب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بمقام المیفعہ کی جانب رمضان ۶ھ میں ہوئی۔

(۱۲) سریہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، سریہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، سریہ سعد بن زید الاشہلی رضی اللہ عنہ اور سریہ عمرو بن العاص، رمضان ۸ھ میں ہوئے۔ مقامات مختلف تھے۔

(۱۳) رمضان کی دس تاریخ ۸ھ بمطابق ۲۲ جنوری ۶۳۰ء کو مکہ معظمہ فتح ہوا۔

(۱۴) ۱۹ رمضان المبارک ۴۰ھ کو ابن ملجم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر حملہ کیا اور آپ رضی اللہ عنہ کی وفات ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ میں ہوئی۔

(۱۵) ۱۷ رمضان المبارک ۵۸ھ کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وفات پائی۔

(۱۶) ۲۷ رمضان المبارک نزول قرآن مجید کی تاریخ ہے جو مسلمانوں کے لئے ضابطہ حیات ہے۔

(۱۷) رمضان المبارک کے مہینے کے تمام واقعات ہم نہیں بھول پائے لیکن رمضان المبارک کے مقدس مہینے کی ایک تاریخ پاکستان کے ذہن پر نقش ہے یعنی ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ بمطابق ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء اس روز دنیا کی سب سے بڑی اسلامی ریاست پاکستان وجود میں آئی تھی۔

ان معلومات کے آخر میں حکومت پاکستان سے پرزور التماس کرتا ہوں کہ وہ ''پاکستان ڈے'' ۱۴ اگست کی بجائے ۲۷ رمضان المبارک کو منائے اور ۲۷ رمضان المبارک کو عام تعطیل کرے تاکہ ہماری نئی نسل کو یہ معلوم ہوسکے کہ پاکستان ۲۷ رمضان المبارک کے دن وجود میں آیا۔

☆☆..........☆☆

غزوۂ بدر .... اسلامی فتوحات کا اولین باب

غزوۂ بدر کے بعد سے آج تک، مسلمانوں کو جتنی فتوحات حاصل ہوئیں وہ تمام اسی فتح مبین کی رہین منت ہیں

ڈاکٹر نصیر احمد ناصر

غزوۂ بدر میں ایک طرف توحید کے شمع بردار اور تحریک رحمۃ للعالمین کے علمبردار تھے جو بنی نوع انسان کو مشرکانہ عقائد و رسوم اور استحصالی قوتوں سے نجات دلانے، نیز انہیں سعادت و کامیابی کی راہ مستقیم دکھانے آئے تھے اور دوسری طرف اہل شرک و کفر تھے، جو شمع توحید کو گل کرنے، تحریک رحمۃ للعالمین کو کچلنے اور اس کے علمبرداروں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے، نیز انسانیت کو عدل و احسان، رحمت و محبت، امن و سلامتی، رشد و ہدایت، علم و حکمت اور دنیوی اور اخروی کامیابیوں اور سعادتوں سے محروم کرنے آئے تھے ان متحارب فریقوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''بلاشبہ تمہارے لئے ان دو گروہوں میں ایک نشان عبرت تھا، جو (بدر میں) ایک دوسرے سے نبرد آزما ہوئے۔ ایک گروہ اللہ کی راہ میں لڑ رہا تھا اور دوسرا کافر تھا، دیکھنے والے کھلی آنکھوں دیکھ رہے تھے کہ کافر گروہ مومن گروہ سے دو چند ہے مگر (نتیجے نے ثابت کردیا کہ) اللہ اپنی فتح و نصرت سے جس کو چاہتا ہے، مدد دیتا ہے۔ بلاشبہ لوگوں کے لئے جو چشم بینا رکھتے ہیں، اس میں بڑی ہی عبرت ہے۔'' ۱۷ رمضان المبارک ۲ ہجری ۱۳ مارچ ۶۲۴ء کو رن پڑا۔ عرب کے دستور کے مطابق جنگ کا آغاز دو بدو لڑائی سے ہوا۔ دو بدو لڑائی کے بعد قریش نے عام حملے کا آغاز کیا۔ دشمن پیش قدمی کرتا ہوا تیروں کی زد میں آیا تو آپ کی ہدایات کے مطابق تیر اندازوں نے انہیں اپنے تیروں پر رکھا اور انہیں بازوؤں پر حملہ کرنے اور عقب میں جانے کا موقع نہ دیا، پھر گھمسان کا رن پڑا۔ مجاہدین بے جگری سے لڑ رہے تھے کہ ہوا کا رخ بدلا اور ساتھ ہی ریگ بدوش ہوائیں چلنے لگیں، آپؐ اسی موقع کے منتظر تھے، چنانچہ آپ نے مٹھی بھر ریت اٹھائی اور دشمن کی طرف پھینکی۔

یہ دراصل عقب کی محفوظ فوج کو آگے بڑھ کر دشمن پر بھرپور حملہ کرنے کا اشارہ تھا۔ ایک تو سورج کی روشنی سے قریش کی آنکھیں خیرہ ہو رہی تھیں دوسرے ریت کے جھکڑوں کی وجہ سے انہیں کچھ سجھائی نہ دیتا تھا، تیسرے مجاہدین کی تازہ دم فوج ان پر بلائے ناگہانی بن کر ٹوٹ پڑی۔ اس عالم افراتفری میں ان کے نامور جنگجو سردار مارے گئے، قریش اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھے وہ بددل ہوگئے۔ ان کے پاؤں اکھڑ گئے۔ مجاہدین نے اس صورت حال کا پورا فائدہ اٹھایا۔ ان کا اس زور سے تعاقب کیا کہ وہ منتشر و بے راہ ہوگئے اور انہیں سنبھلنے اور صف بندی کا موقع نہ مل سکا۔ میدان مسلمانوں کے ساتھ رہا، یہ فتح اپنے دوررس نتائج کے اعتبار سے فتح مکہ کا پیش خیمہ تھی۔

اس جگہ ایک ازبس اہم نکتے کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس جنگ میں جو تاریخ کی عظیم اور فیصلہ کن جنگوں میں شمار ہوتی ہے، طرفین کا جانی نقصان اتنا کم ہوا کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ قریش اور مسلمانوں کے مقتولین کی تعداد بالترتیب ستر اور چودہ تھی اس کی بنیادی وجہ آپ کی جنگی حکمت عملی تھی جو اس اصول پر مبنی تھی کہ کم سے کم جانی نقصان کیا جائے اور زیادہ سے زیادہ فائدے حاصل کئے جائیں۔ آپ کی اس حکمت عملی کے دو محرکات تھے، ایک یہ کہ آپؐ حد درجہ رحم دل تھے اور بنی نوع انسان کے لئے رحمت بن کر مبعوث ہوئے تھے، دوسرے یہ کہ آپ کی مردم شناس اور دور بین نگاہوں نے معلوم کرلیا تھا کہ اگر قریش مسلمان ہوگئے تو اپنے طبعی خصائص کی بدولت نہ صرف تحریک اسلام کے ناقابل شکست پشتیبان بن سکتے ہیں بلکہ اس کو عالمگیر بنانے میں سب سے زیادہ اور اعلیٰ خدمات سرانجام دے سکتے ہیں۔ نیز آپ کو اس بات کا یقین تھا کہ قریش کے دل اسلام کے عقائد جلیلہ و محرکہ کے حریف نہ ہوسکیں گے اور آخرکار مسخر ہوجائیں گے۔ اس جگہ اس نکتے کی صراحت کردی جاتی ہے کہ تاریخ کا عمل قدرت کا عمل ہوتا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے جو بندے تاریخ کے عمل میں حسن یقین و عمل کے ساتھ معاونت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے۔ اس سے اس امر کی توجیہ ہوجاتی ہے کیونکہ قرآن مجید نے مسلمانوں کے قتال و جہاد کو اور پیغمبر اعظم و آخر صلی اللہ علیہ وسلم کے کنکریاں پھینکنے کے عمل کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا ہے۔

اس زمانے میں خصوصاً جنگی قیدیوں کو بے دریغ قتل کردیا جاتا تھا نعشوں کا مثلہ کرنے کا بھی رواج تھا، لیکن آپؐ چونکہ رحمۃ للعالمین تھے، اس لئے آپؐ نے ایسا نہ کیا۔ آپ کی بعثت کا مقصد بزم و رزم دونوں میں اقوام عالم کے لئے اسوۂ حسنہ قائم کرنا تھا، لہٰذا تاوان کے عوض تمام اسیران جنگ کو رہا کردیا۔ اس ضمن میں ایک بصیرت افروز نکتے کی طرف اشارہ کردیا جاتا

ہے، وہ یہ ہے کہ جن جنگی قیدیوں کا تاوان دینے والا کوئی نہ تھا، ان کا تاوان آپ ﷺ نے یہ مقرر کیا کہ وہ صرف یونیورسٹی میں ایک مقررہ وقت تک طلبا کو تعلیم دیں، لیکن جوان پڑھ تھے، انہیں ویسے ہی رہا کر دیا گیا۔

آپ کی ہدایات کے مطابق مسلمانوں نے جنگی قیدیوں کے ساتھ ایسا سلوک کیا کہ تاریخ شاید ہی اس کی کوئی نظیر پیش کر سکے۔ جنگی قیدیوں کی جان بخشی و رہائی اور ان کے ساتھ بے مثال حسن سلوک کے بڑے مفید اور دور رس نتائج نکلے۔ دنیا میں جنگی قیدیوں کو قتل نہ کرنے بلکہ انہیں رہا کرنے اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی مثال قائم ہوگئی۔ اسلام کا یہ جنگی اصول تقریباً تیرہ صدیوں بعد اقوام متحدہ کے دستور کی ایک اہم شق بن گیا، آپ کا یہ فیصلہ اقوام عالم انسانی پر بہت بڑا احسان اور آپ کی رحمۃ للعالمینی کی ایک واضح دلیل ہے۔ آپ ﷺ کے اس طرز عمل سے تحریک اسلام کو فائدہ پہنچا۔

جنگی نفسیات کے ماہروں نے تجربات و مشاہدات کی روشنی میں اسلام کے اس اصول کی اہمیت وافادیت کو صدیوں بعد تسلیم کیا ہے۔ جنگ کے سلسلے میں آپ کا بنی نوع انسان پر یہ احسان ہے کہ آپ ﷺ نے مثلے کی ممانعت کر دی، اس عہد میں خاص کر عربوں میں مثلہ کرنے کا عام رواج تھا، مثلے کا مطلب ہے جنگی قیدیوں اور نعشوں کے اعضاء وجوارح کو کاٹنا بگاڑنا اور ان کی بے حرمتی کرنا، عورتوں بوڑھوں اور بچوں نیز دشمن کے غیر متحارب لوگوں پر تلوار نہ اٹھانا بھی آپ کا جنگی اصول تھا، جسے چودھویں، انیسویں صدی میں اقوام متحدہ کو اپنانا پڑا ہے۔

اس فتح سے مسلمان قریش مکہ کے مقابلے میں اب ایک برابر کا فریق بن چکے تھے اور یہ وہ حقیقت تھی جس کا قریش تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ اس ذلت آمیز شکست سے قریش کو پہلی مرتبہ مسلمانوں کی عسکری قوت اور جداگانہ معاشرتی حیثیت کا احساس ہوا۔ نقطہ نظر کی اس تبدیلی کا مسلمانوں کے حوالے سے ان کے حوصلے اور کردار پر اثر انداز ہونا فطری تھا اور یہ دونوں باتیں مسلمانوں کے حق میں دور رس نتائج کی حامل تھیں۔ علاوہ بریں اس شکست سے قریش کی شہرت اور ان کے سیاسی اثر ورسوخ کو خاصا نقصان پہنچا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ ان کی قدیم تجارتی شاہراہ غیر محفوظ ہوگئی اور اس وجہ سے ان کی بیرونی تجارت اور نتیجتاً معیشت خاصی متاثر ہوئی۔

بدر کی فتح سے مسلمانوں کو سیاسی لحاظ سے بالخصوص بہت فائدہ پہنچا، عرب کے قبائل میں ان کی عسکری قوت کی دھاک بیٹھ گئی۔ یہود جو یثرب میں اپنی معاشی سیادت کی وجہ سے ایک زبردست سیاسی و عسکری قوت بن چکے تھے، مسلمانوں کی اس فتح سے مرعوب بھی ہوئے اور چونک بھی اٹھے۔ ☆☆

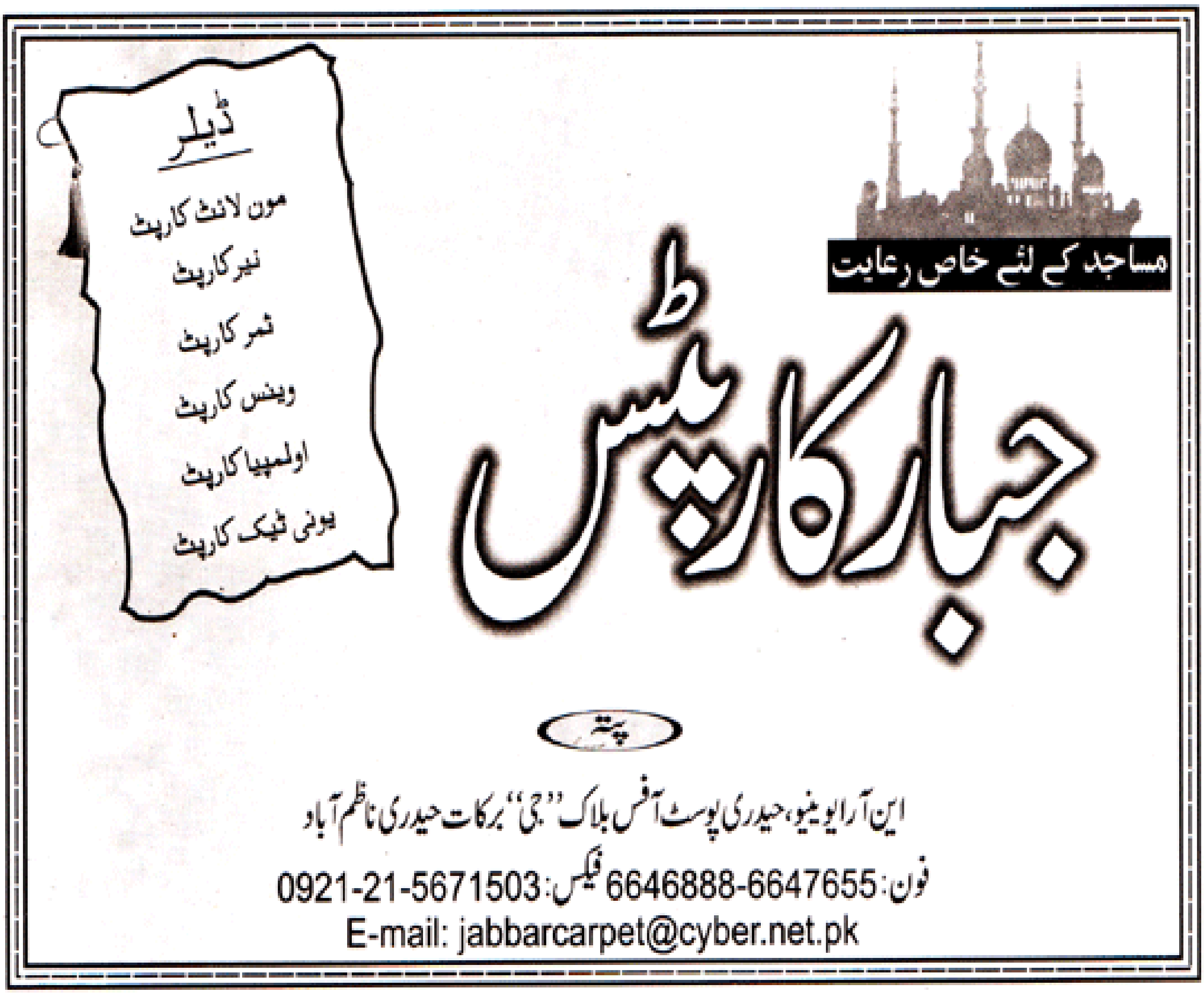

رمضان وصیام

مولانا محمد عاشق الٰہی مدنیؒ

نبی الرحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انسان کے ہر (نیک) عمل کا ثواب دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ اس قانون سے مستثنیٰ ہے کیونکہ روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا دوں گا۔ بندہ اپنی خواہش اور اپنے کھانے پینے کو میرے لئے چھوڑتا ہے پھر فرمایا کہ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسری اس وقت ہوگی جب خدا سے ملاقات کرے گا اور روزہ دار کے منہ کی بو خدا کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے اور روزے ڈھال ہیں (جو گناہوں سے اور دوزخ سے بچاتے ہیں) جب تم میں سے کسی کا روزے کا دن ہو تو گندی باتیں نہ کرے اور شور نہ مچائے پس اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ کرنے لگے یا لڑنے لگے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں (لڑنا جھگڑنا گالی کا جواب دینا میرا کام نہیں)۔ (بخاری ومسلم عن ابی ہریرۃؓ)

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنات جکڑ دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں ان میں سے کوئی دروازہ رمضان ختم ہونے تک نہیں کھولا جاتا ہے اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جن میں سے کوئی دروازہ (ختم رمضان تک) بند نہیں کیا جاتا اور خدا کی طرف سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ اے خیر کے طلب کرنے والے! آگے بڑھ اور اے شر کے تلاش کرنے والے! رک جا اور بہت سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ دوزخ سے آزاد کرتے ہیں اور ہر رات ایسا ہی ہوتا ہے۔ (ترمذی عن ابی ہریرۃؓ)

اور ایک روایت میں ہے کہ جب رمضان داخل ہوتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایک دن خدا کی راہ میں روزہ رکھ لیا' اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے اس قدر دور کردیں گے کہ ستر سال میں جتنی دور پہنچا جائے۔ (بخاری عن ابی سعیدؓ)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں' جن میں سے ایک کا نام ریان ہے' اس سے صرف روزے دار ہی داخل ہوں گے۔ (بخاری ومسلم عن سہلؓ ریان بمعنی سیرابی والا)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے بلا کسی شرعی رخصت اور بلا کسی مرض کے (جس میں روزہ چھوڑنا جائز ہو) رمضان کا روزہ چھوڑ دیا تو اگرچہ (بعد میں) اس کو رکھ لے تب بھی ساری عمر کے روزوں سے اس کی تلافی نہیں ہوسکتی۔ (احمد عن ابی ہریرۃؓ)

فائدہ:

مطلب یہ ہے کہ رمضان کے روزوں کی فضیلت اور برتری اس قدر ہے کہ اگر رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دیا تو عمر بھر روزے رکھنے سے بھی وہ فضیلت اور اجر اور ثواب نہ پائے گا جو رمضان میں روزہ رکھنے سے ملتا ہے' گو قضا کا ایک روزہ رکھنے سے حکم کی تعمیل ہو جائے گی۔

روزہ کی حفاظت:

فرمایا: فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جن کے لئے (حرام کھانے یا حرام کام کرنے یا غیبت کرنے کی وجہ سے) پیاس کے علاوہ کچھ بھی نہیں' اور بہت سے تہجد گزار ایسے ہیں جن کے لئے (ریاکاری کی وجہ سے) جاگنے کے سوا کچھ نہیں۔ (دارمی عن ابی ہریرۃؓ)

فرمایا: سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روزہ (شیطان کی شرارت سے بچنے کے لئے) ڈھال ہے جب تک روزہ دار (جھوٹ بول کر یا غیبت وغیرہ کر کے) اس کو پھاڑ نہ ڈالے۔ (نسائی عن ابی عبیدہؓ)

فرمایا: سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے روزہ رکھ کر بری بات اور برے عمل کو نہ چھوڑا تو خدا کو اس کی کچھ حاجت نہیں ہے کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ (بخاری عن ابی ہریرۃؓ)

قیام رمضان:

فرمایا: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے ایمان کے ساتھ (اور) ثواب سمجھتے ہوئے رمضان المبارک کے روزے رکھے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے' اور جس نے ایمان کے ساتھ (اور) ثواب سمجھتے ہوئے رمضان میں قیام کیا (اور تراویح وغیرہ پڑھی) تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جس نے شب قدر میں قیام کیا ایمان کے ساتھ اور ثواب سمجھ کر' اس کے اب تک کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (بخاری ومسلم عن ابی ہریرۃؓ)

فرمایا: فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روزہ

اور قرآن بندہ کے لئے سفارش کریں گے روزے کہیں گے: اے رب! ہم نے اس کو دن میں کھانے سے اور دیگر خواہشات سے روک دیا تھا لہٰذا اس کے حق میں ہماری سفارش قبول فرمایئے۔ قرآن عرض کرے گا کہ میں نے رات کو اسے سونے نہ دیا' لہٰذا اس کے حق میں میری سفارش قبول فرمایئے' چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کر لی جائے گی۔
(بیہقی فی الشعب عن عبداللہ بن عمرؓ)

رمضان اور قرآن:

فرمایا حضرت ابوہریرہؓ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں آپ کی سخاوت بہت ہی زیادہ بڑھ جاتی تھی۔ رمضان کی ہر رات میں جبریل (علیہ السلام) آپ سے ملاقات کرتے تھے اور آپ ان کو قرآن مجید سناتے تھے' جب جبریل (علیہ السلام) آپ سے ملاقات کرتے تھے تو آپ اس ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوجاتے تھے جو بارش لے کر بھیجی جاتی ہے۔ (بخاری ومسلم)

رمضان میں سخاوت:

فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ جب رمضان داخل ہوتا تھا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہر قیدی کو چھوڑ دیتے تھے اور ہر سائل کو عطا فرماتے تھے۔ (بیہقی فی الشعب) مطلب یہ ہے کہ آپ یوں بھی کسی سائل کو محروم نہ فرماتے تھے مگر رمضان میں اس کا اہتمام مزید ہوجاتا تھا۔

روزہ افطار کرانا:

فرمایا خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے روزہ دار کا روزہ کھلوایا یا مجاہد کو سامان دے دیا تو اس کو روزہ دار جیسا اجر ملے گا۔
(بیہقی فی الشعب عن زید بن خالدؓ)

اور روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی جیسا کہ دوسری احادیث سے ثابت ہے۔

روزہ میں بھول کر کھا پی لینا:

فرمایا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص روزہ میں بھول کر کھا پی لے تو روزہ پورا کرلے کیونکہ (اس کا کچھ قصور نہیں) اسے اللہ نے کھلایا اور پلایا۔ (بخاری ومسلم عن ابی ہریرہؓ)

سحری کھانا:

فرمایا نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔
(بخاری ومسلم عن انس رضی اللہ عنہ)

فرمایا نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں سحری کھانے کا فرق ہے۔ (مسلم عن عمرو بن العاصؓ)

فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سحری کھانے والوں پر خدا اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں۔ (طبرانی عن ابن عمرؓ)

افطار:

فرمایا نبی الرحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لوگ ہمیشہ خیر پر رہیں گے' جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے یعنی غروب آفتاب ہوتے ہی فوراً روزہ کھول لیا کریں گے۔ (بخاری ومسلم عن سہلؓ)

فرمایا رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بندوں میں مجھے سب سے زیادہ پیارا وہ ہے جو افطار میں سب سے زیادہ جلدی کرنے والا ہے' یعنی غروب ہوتے ہی فوراً افطار کرتا ہے اور اسے اس میں جلدی کا خوب اہتمام رہتا ہے۔ (ترمذی عن ابی ہریرہؓ)

فرمایا سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب ادھر سے (یعنی مشرق سے) رات آگئی اور ادھر سے (مغرب سے) دن چلا گیا تو روزہ افطار کرنے کا وقت ہوگیا' آگے انتظار کرنا فضول ہے بلکہ مکروہ ہے۔
(مسلم عن عمرو بن العاصؓ)

فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم روزہ کھولنے لگو تو کھجوروں سے افطار کرو' کیونکہ کھجور سراپا برکت ہے' اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے روزہ کھول لے کیونکہ وہ (ظاہر و باطن کو) پاک کرنے والا ہے۔
(ترمذی عن سلمان بن عامرؓ)

روزہ جسم کی زکوٰۃ ہے:

فرمایا خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے' اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔
(ابن ماجہ عن ابی ہریرہؓ)

سردی میں روزہ:

فرمایا سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ موسم سرما میں روزہ رکھنا مفت کا ثواب ہے۔ (ترمذی عن عامرؓ) مفت کا ثواب اس لئے فرمایا کہ اس میں پیاس نہیں لگتی اور دن جلدی سے گزرتا ہے' افسوس ہے کہ بہت سے لوگ اس پر بھی روزہ سے گریز کرتے ہیں۔

جنابت روزہ کے منافی نہیں:

فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رمضان المبارک میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بحالت جنابت صبح ہوجاتی تھی اور یہ جنابت احتلام کی نہیں (بلکہ بیویوں کے ساتھ مباشرت کرنے کی وجہ سے ہوتی تھی) پھر آپ غسل فرما کر روزہ رکھ لیتے تھے (بخاری ومسلم) مطلب یہ کہ صبح صادق سے قبل غسل نہیں فرمایا اور روزہ کی نیت فرمائی پھر طلوع آفتاب سے قبل غسل فرما کر نماز پڑھ لی اس طرح سے روزہ کا کچھ حصہ حالت جنابت میں گزرا اس لئے کہ روزہ بالکل ابتدائے صبح صادق سے شروع ہوجاتا ہے' اسی طرح اگر روزہ میں احتلام ہوجائے تو بھی روزہ فاسد نہیں ہوتا' کیونکہ جنابت روزہ کے منافی نہیں ہے' ہاں اگر عورت کے ماہواری کے دن ہوں تو روزہ نہ ہوگا' ان دنوں کی قضا بعد میں فرض ہے یہی مسئلہ نفاس کے ایام کا ہے' نفاس وہ خون ہے جو بچہ پیدا ہونے کے بعد آتا ہے۔

روزہ میں مسواک:

فرمایا حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بحالت روزہ اتنی بار مسواک کرتے ہوئے دیکھا ہے کہ جس کا میں شمار نہیں کرسکتا (ترمذی) مسواک تر ہو یا خشک روزہ میں ہر وقت کرسکتے ہیں البتہ منجن، ٹوتھ پیسٹ یا کوئلہ وغیرہ سے روزہ میں دانت صاف کرنا مکروہ ہے۔

روزہ میں سرمہ:

فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! میری آنکھ میں تکلیف ہے کیا میں روزہ میں سرمہ لگالوں؟ فرمایا: "لگالو"۔ (ترمذی)

اگر روزہ دار کے پاس کھایا جائے:

فرمایا فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تک روزہ دار کے پاس کھایا جاتا رہے اس کی ہڈیاں تسبیح پڑھتی ہیں اور اس کے لئے فرشتے استغفار کرتے ہیں۔ (بیہقی فی شعب عن ابی ہریرہؓ)

آخر عشرہ میں عبادت کا خاص اہتمام:

فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دنوں میں جس قدر عبادت میں محنت فرماتے تھے دوسرے ایام میں اس قدر محنت نہیں فرماتے۔ (مسلم)

فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب آخری عشرہ آتا تھا تو سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تہبند کس لیتے تھے (تاکہ خوب عبادت کریں) اور پوری رات عبادت کرتے تھے اور گھر والوں کو (عبادت کے لئے) جگاتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

شب قدر:

فرمایا رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ یہ مہینہ آچکا ہے اس میں ایک رات ہے (شب قدر، جو عبادات کی قدر و قیمت کے اعتبار سے) ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو اس رات سے محروم ہوگیا کل خیر سے محروم ہوگیا اور اس شب کی خیر سے وہی محروم ہوگا جو پورا پورا محروم ہو۔ (جسے ذوق عبادت بالکل نہیں اور جو فکر سعادت سے خالی ہے)۔ (ابن ماجہ عن انسؓ)

فرمایا محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے (اعتکاف کرنے والے کے متعلق) کہ وہ گناہوں سے بچا رہتا ہے، اور اسے وہ ثواب بھی ملتا ہے جو (اعتکاف سے باہر) تمام نیکیاں کرنے والے کو ملتا ہے۔ (ابن ماجہ عن ابن عباسؓ)

یعنی اعتکاف میں بیٹھ کر اعتکاف والا خارج مسجد جو نیکیاں کرنے سے عاجز ہے تو وہ ثواب کے اعتبار سے محروم نہیں ہے، اگر اعتکاف نہ کرتا تو مسجد سے باہر جو نیکیاں کرتا ان کا ثواب بھی پاتا ہے۔

آخری رات میں بخششیں:

فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رمضان کی آخری رات میں امت محمدیہ کی مغفرت کردی جاتی ہے، عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس سے شب قدر مراد ہے؟ فرمایا نہیں! (یہ فضیلت آخری رات کی ہے، شب قدر کی فضیلتیں اس کے علاوہ ہیں؟) بات یہ ہے کہ عمل کرنے والے کا اجر اس وقت پورا دے دیا جاتا ہے، جب کام پورا کردیتا ہے اور آخری شب میں عمل پورا ہوجاتا ہے لہٰذا بخشش ہوجاتی ہے۔ (احمد عن ابی ہریرہؓ)

عید کا دن:

فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب شب قدر ہوتی ہے تو جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ نازل ہوتے ہیں جو ہر اس بندۂ خدا کے لئے دعا کرتے ہیں جو اللہ عزوجل کا ذکر کررہا ہو، پھر جب عید کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے فخر فرماتے ہیں کہ دیکھو ان لوگوں نے ایک ماہ کے روزے رکھے اور حکم مانا اور فرماتے ہیں کہ اے فرشتو! بتاؤ اس مزدور کی کیا جزا ہے جس نے عمل پورا کردیا ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ ہمارے رب اس کی جزا یہ ہے کہ اس کا بدلہ پورا دے دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! میرے بندوں اور بندیوں نے میرا فریضہ پورا کردیا جوان پر لازم تھا اور اب دعا میں گڑگڑانے کے لئے نکلے ہیں قسم ہے میری عزت و جلال اور کرم کی اور میرے علو وارتفاع کی میں ضرور ان کی دعا قبول کروں گا، پھر (بندوں کو) ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ میں نے تم کو بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا، لہٰذا اس کے بعد (عیدگاہ سے) بخشے بخشائے واپس ہوتے ہیں۔ (بیہقی فی شعب)

رمضان کے بعد دو اہم کام

صدقۂ فطر:

فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ مقرر فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر روزوں کو لغو اور گندی باتوں سے پاک کرنے کے لئے اور مساکین کی روزی کے لئے۔ (ابوداؤد شریف)

شش عید کے روزے:

فرمایا فخر کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد چھ (نفلی) روزے شوال (یعنی عید) کے مہینہ میں رکھے تو (پورے سال کے روزے رکھنے کا ثواب ہوگا، اگر ہمیشہ ایسا ہی کیا کرے گا تو) گویا اس نے ساری عمر روزے رکھے۔ (مسلم عن ابی ایوبؓ)

چند مسنون دعائیں:

فرمایا معاذ بن زہرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افطار کے وقت یہ پڑھتے تھے:

"اَللّٰهُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ" (ابوداؤد)

ترجمہ: "اے اللہ! میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیئے ہوئے رزق پر روزہ کھولا۔"

فرمایا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ افطار کے وقت

(یعنی بعد افطار) رسول کریم ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے:

"ذھب الظماء وابتلت العروق
وثبت الاجر انشاء اللہ." (ابوداؤد عن ابن عمرؓ)

ترجمہ:" پیاس چلی گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور انشاء اللہ اجر ثابت ہو گیا۔"

افطار کی ایک اور دعا:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ
بِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْئٍ
اَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ." (ابن ماجہ)

ترجمہ:"اے اللہ! میں آپ کی رحمت کے ذریعہ سوال کرتا ہوں جو ہر چیز کو سمائے ہوئے ہے کہ آپ میرے گناہ معاف فرمادیں۔"

یہ دعا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

جب کسی کے یہاں افطار کرے تو اہل خانہ کو یہ دعا دے:

"اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَکَلَ
طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ
الْمَلٰئِکَۃُ." (ابن ماجہ)

ترجمہ:" روزہ دار تمہارے یہاں افطار کیا کریں اور نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تمہارے لئے دعا کریں۔"

ایک جگہ افطار کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھی تھی۔

شب قدر کی دعا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ شب قدر کون سی ہے تو (اس رات) میں کیا دعا کروں؟

آپ نے فرمایا یوں کہنا:

"اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ
فَاعْفُ عَنِّیْ." (ترمذی)

"اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے معافی کو پسند فرماتا ہے لہٰذا مجھے معاف فرمادے۔"

ماہ مبارک کو مکدر نہ کیجئے:

رمضان المبارک بڑا مبارک مہینہ ہے' اس میں نیکیوں کی طرف بہت زیادہ توجہ کرنی چاہئے' اور الحمد للہ تقریباً ہر مسلمان کچھ نہ کچھ خیر کی طرف اس ماہ میں ضرور بڑھتا ہے۔ اس ماہ میں نیکیوں کے کیا فضائل ہیں اور خصوصیت سے کن نیکیوں کی طرف زیادہ توجہ کی ضرورت ہے ان کو گزشتہ اوراق میں بیان کر دیا گیا ہے' جی چاہتا ہے کہ" حسنات رمضان" کے ساتھ ساتھ مروجہ منکرات کی بھی نشاندہی کر دی جائے' یعنی ان برائیوں کو بھی بتلا دیا جائے جو اس مہینے میں عموماً لوگوں سے سرزد ہوتی ہیں کیونکہ شیطان ہر ممکن طریق سے نیک بندوں کی راہ میں رکاوٹ بننے کے ڈھنگ نکالتا ہے' اور منکرات کو رواج دینے میں اس طرح کامیاب ہو جاتا ہے کہ اکثر عوام ہی نہیں بلکہ بعض خواص بھی برائی کو نیکی سمجھنے لگتے ہیں اور گناہ کو ثواب سمجھ کر کرتے رہتے ہیں۔

سالہا سال کے مشاہدات اور تجربات کے بعد مروجہ منکرات احاطۂ تحریر میں لا رہا ہوں' امید ہے کہ قارئین کرام اپنے اعمال کا بھی جائزہ لیں گے اور دیگر حضرات کو بھی ان منکرات سے بچانے کی سعی کریں گے۔

ایک بہت برا رواج یہ ہو گیا ہے کہ کمسن بچوں کو روزہ رکھا کر بچے کا فوٹو اخبارات میں شائع کراتے ہیں' اس میں دو باتیں قابل ذکر ہیں:

اول: یہ کہ کم سنی ہی میں بچے کے ذہن میں ریا کاری کا بیج بو دیا جاتا ہے اور بچہ کے دل میں یہ بات جم جاتی ہے کہ روزہ رکھنا ایسا کام ہے جس کا اخبار میں اشتہار دینا چاہئے اور نیکی کو اچھالنا بھی ایک ضروری کام ہے۔ العیاذ باللہ روزہ رکھنا مقصود نہیں بلکہ شہرت مقصود ہے' سب جانتے ہیں کہ ریا کاری نیکیوں کی آری ہے' اس کے ہوتے ہوئے کوئی نیکی نیکی نہیں رہتی۔

دوم: تصویر کھنچوانا اور اخبارات میں شائع کرانا یہ مستقل گناہ ہے' ریا کاری کے ساتھ تصویر کشی کے گناہ میں ملوث ہوتے ہیں۔ بچے سے ایک نیکی کرائی اور خود گناہ کبیرہ میں مبتلا ہوئے یہ کیسی نادانی ہے؟ مسلمانوں کو اپنے ہر عمل کے بارے میں سوچنا چاہئے کہ اللہ کی رضا مطلوب ہے یا کچھ اور؟

☆......ایک رواج یہ ہے کہ افطاری کی دعوتیں دی جاتی ہیں' اور جب سے کم سن بچوں سے روزہ رکھوا کر ریا کاری کا سلسلہ چلا ہے' اس وقت سے ان دعوتوں کا رواج اور زیادہ زور پکڑ گیا ہے' دعوت و ضیافت تو اچھا کام ہے مگر اس کے ساتھ یہ مصیبت کھڑی ہو گئی ہے کہ افطار کرتے کرتے نماز مغرب بالکل چھوڑ دیتے ہیں یا جماعت ترک کر دیتے ہیں' یہ ایک عظیم خسارہ ہے' اگر دعوت نہ ہوتی تو جماعت کی نماز مسجد میں پڑھتے اور ستائیس نمازوں کا ثواب پاتے' مگر دعوت نے یہ سب ثواب ضائع کر دیا۔ کیا مزا رہا جب کہ دعوت انسانی کی وجہ سے دعوت رحمانی کی شرکت سے محرومی ہوگئی جس کی طرف "حی علی الفلاح" کے ذریعہ منادی ربانی نے بلایا تھا' بعض حضرات بالکل تو جماعت ترک نہیں کرتے بلکہ افطاری کے بے نمازی بلکہ بے روزہ دار مہمانوں کو چھوڑ کر مسجد میں پہنچ کر ایک دو رکعت پالیتے ہیں' ان میں وہ حضرات بھی ہوتے ہیں جو دوسرے مہینوں میں صف اول اور تکبیر اولیٰ کا ناغہ نہیں ہونے دیتے' مگر رمضان جیسے مبارک ماہ میں جو ازدیاد حسنات کا مہینہ ہے صف اول اور تکبیر اولیٰ کے عظیم ثواب کو افطاری کی نذر کر دیتے ہیں' اللہ تعالیٰ سمجھ دے' اور ہاں بعض ضیافتوں میں مولوی' حافظ' قاری حضرات موجود ہوتے ہیں' یہ صاحب دعوت ہی کے گھر میں جماعت کی نماز پڑھا دیتے ہیں۔ جماعت کا ثواب تو مل جاتا ہے مگر دو باتیں اس میں بھی قابل توجہ ضرور ہیں: ایک تو وہی بات جو ابھی عرض کی گئی کہ جس ماہ میں زیادہ نیکیوں کی طرف متوجہ ہونے کی

ضرورت ہے اس میں بڑی جماعت کی شرکت چھوڑ دی اور مسجد جانے پر جو ہر قدم پر نیکی لکھی جاتی ہے اس سے محروم ہوئے۔ دوسرے یہ کہ مسجد کی جماعت چھوڑ کر گھروں میں چھوٹی چھوٹی جماعتیں کرنا شریعت کے مزاج کے خلاف ہے اور سنت نبویہ کے ساتھ بالکل اس کا جوڑ نہیں بیٹھتا' ہر نیک کام کی رفعت و بلندی کا معیار سنت کے مطابق ہوتا ہے۔ تھوڑا تھوڑا بٹنے سے آگے چل کر بہت زیادہ ہٹ جاتے ہیں' بہت سی بدعتوں نے اسی طرح رواج پایا ہے۔

شاید کوئی صاحب یہ خیال فرمائیں کہ دعوت جیسی نیکی سے روکا جا رہا ہے حالانکہ یہ سنت کا کام ہے' سنت ہونے میں کیا شک ہے' مگر نماز باجماعت مسجد میں ادا کرنا کیا سنت نہیں؟ ضرور سنت ہے اور بہت بڑی سنت ہے' اس کو ترک نہ کرو اور دعوت بھی خوب کھاؤ' جس کا طریقہ یہ ہے کہ صاحب دعوت سے کھجوریں لے کر افطار کریں اور نماز باجماعت مسجد میں ادا کریں اور نماز سے فارغ ہو کر اچھی طرح ماحضر نوش جان فرمالیں۔

بات یہ ہے کہ شریعت کی پاسداری ملحوظ خاطر ہو تو ہر بات کا دھیان رہے' چونکہ دنیاداری کے اصول اور ادلے بدلے کے عنوان سے دعوتیں ہوتی ہیں' بلکہ الیکشن جیتنے تک کے مضمرات اس میں پوشیدہ ہوتے ہیں اور ووٹروں اور سپورٹروں کو دعوت کے ذریعے مانوس کیا جاتا ہے اور یہ دعوتیں چیئرمینوں اور ممبروں بلکہ وزیروں اور ان کے مشیروں اور عزیزوں کو بطور رشوت کھلائی جاتی ہیں' اس لئے شریعت کے اصول کا خیال نہیں رہتا۔ خدارا ذرا غور کریں کیا ایسی دعوتیں سنت ہیں جن پر نماز باجماعت کو قربان کیا جائے' پھر یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ نام تو ہے افطار پارٹی کا مگر اس میں چونکہ مندرجہ بالا اصول کے مطابق دعوت دی جاتی ہے' اس لئے اکثر بے روزہ دار بھی تشریف لا کر روزہ کھول لیتے ہیں۔ کلا بل لا یخافون الآخرۃ۔

☆......بعض مساجد میں تراویح کا بوجھ اتارنے کے لئے عشاء کی اذان وقت سے پہلے دے دیتے ہیں' حالانکہ اذان وقت ہونے کے بعد ہونی چاہئے اور مسجد سے جلد نکل کر ہوٹل میں بیٹھنے کے لئے تیز رفتار حافظ ریل کو ترجیح دیتے ہیں' خواہ حروف کٹنے کی وجہ سے ایک آیت بھی صحیح نہ ہو۔

☆......بہت سی عورتیں تراویح نہیں پڑھتی ہیں اور اس کو صرف مردوں کے کرنے کا کام سمجھا جاتا ہے' حالانکہ نماز تراویح بالغ مرد و عورت سب کے لئے سنت مؤکدہ ہے۔

☆......بعض لوگ پورے ماہ تراویح پڑھنا ضروری خیال نہیں کرتے بلکہ صرف ایک بار قرآن مجید سن لینا کافی سمجھتے ہیں' خواہ جتنے دن میں بھی ختم ہو جائے' حالانکہ تراویح رمضان کی آخری رات تک پڑھنا سنت مؤکدہ ہے اور ختم قرآن مستقل سنت ہے۔

☆......بعض مساجد میں نابالغ کے پیچھے نماز تراویح پڑھ لیتے ہیں' اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک پر ہونے کے بھی مدعی ہیں حالانکہ حنفی مذہب میں نابالغ کی اقتداء میں فرض' سنت' نفل کچھ جائز نہیں۔

☆......ختم کے دن برقی قمقموں اور رنگ برنگ جھالروں کی لمبی لمبی لائنوں سے مساجد کی سجاوٹ کی جاتی ہے اور انوار قرآنی سے منور ہونے کی فکر سے برقی روشنی کی چمک دمک میں آنکھیں خیرہ کر دی جاتی ہیں اور بجلی کی دیکھ بھال کے باعث منتظمین مسجد اس رات کو نماز باجماعت بلکہ پوری یا آدھی تراویح کی شرکت سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔ بھلا قلوب کو منور کرنے والے انوار قرآنیہ کے سامنے اس ظاہری آرائش کی کیا ضرورت ہے؟ محققین کے نزدیک یہ سب اسراف اور فضول خرچی ہے' جس کے لئے شریعت میں وعیدیں آئی ہیں۔

☆......مشروط یا معروف طریقہ پر تراویح میں قرآن سنانے والے حفاظ کو خدمت کے نام سے رقم دی جاتی ہے' جس کا لینا دینا ناجائز ہے۔

☆......مسجد کی سجاوٹ اور مٹھائی نیز حافظ صاحب کو دینے کے لئے چندہ کیا جاتا ہے' جو بہت سے حضرات خوش دلی سے نہیں بلکہ محلہ کے بڑے لوگوں کا منہ دیکھ کر دیتے ہیں اور وفد جانے کے دباؤ سے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہیں' حالانکہ جب تک طیب نفس سے نہ دیا جائے اس وقت تک کسی کا ایک پیسہ لینا بھی حلال نہیں ہوتا' اگر کسی دینی ضرورت سے چندہ کرنا ہو تو صرف ضرورت سامنے رکھ دیں پھر جس کا جی چاہے خود دے یا نہ دے۔ وفد بنا کر جانا زور ڈالنے کے لئے ہوتا ہے۔

☆......عموماً اکثر مساجد میں اعتکاف کے لئے کوئی نہیں بیٹھتا حالانکہ رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے' کوئی بھی نہ کرے گا تو سب گناہ گار ہوں گے۔ بعض جگہ اپاہج قسم کے لوگوں کو روٹی کپڑے کا لالچ دے کر اعتکاف میں بٹھا دیتے ہیں اور یہ لوگ اکثر مسائل سے بھی واقف نہیں ہوتے اور یہ بھی پتہ نہیں ہوتا کہ اعتکاف مسجد سے باہر رہنے سے فاسد ہو جاتا ہے اور ایسے لوگوں کا اس لئے انتخاب کرتے ہیں کہ مال و دولت والے حضرات مسجد میں دس دن گزارنے کو کسر شان سمجھتے ہیں یا دنیاوی مشغولیتوں کو اللہ تعالیٰ کے گھر میں رہنے سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں' یہ حب دنیا ہے۔

☆......شبینوں میں یا تہجد کے وقت بعض مساجد یا خانقاہوں میں نوافل کی جماعتیں ہوتی ہیں' حالانکہ غیر فرائض کی جماعت مکروہ تحریمی ہے' البتہ اگر صرف دو تین مقتدی ہوں تو گنجائش ہے لہٰذا نوافل باجماعت نہ پڑھیں' اگر شبینہ کرنا ہو تو تراویح میں پڑھیں بشرطیکہ سب توجہ سے سنیں' قرآن کی طرف سے بے التفاتی نہ ہو اور ضعیفوں کی رعایت بھی ضروری ہے۔ ان کے لئے چھوٹی سورتوں سے پہلے تراویح پڑھائیں۔ وباللہ التوفیق۔ ☆☆

وطنِ عزیز

دشمنِ اسلام کے سائنسی تجربوں کی زد میں!

پروفیسر ابوطلحہ عثمان، جھنگ

۲۰۰۵ء میں پاکستان کے شمالی علاقوں، کشمیر اور صوبہ خیبر پختونخوا میں زلزلہ آیا۔ ماہرین نے کہا: ان پہاڑوں میں زلزلہ آنا متوقع نہیں تھا، یہ زلزلہ آیا نہیں، لایا گیا ہے، اس میں دو مکسور الف یعنی اسرائیل اور انڈیا کی سائنسی منصوبہ بندی تھی۔ اس کے بعد ۲۰۰۸ء میں بدترین سیلاب آیا، سندھ، بلوچستان کا وسیع علاقہ بارش اور سیلاب سے ڈوب گیا، سینکڑوں، ہزاروں بالا دست یعنی اچھے کھاتے، پیتے گھرانے بے دست و پا ہوکر رہ گئے، نہ زلزلہ زدگان ابھی تک سنبھل پائے ہیں، نہ سیلاب و بارش زدگان۔ کہا جاتا ہے کہ یہ بے موسم بارشیں اور سیلاب بھی امریکی یہودی سائنسدانوں کے کنٹرولڈ سائنسی نظام سے لائی گئی تھیں۔

ایبٹ آباد کے محلہ اُسامہ آباد پر امریکی ہیلی کاپٹروں نے حملہ کیا، شیخ اسامہ کو شہید کیا اور پاکستانی فورسز کو اس وقت پتا چلا (بقول وزیر دفاع و داخلہ) جب جارح ہیلی کاپٹر واپس جا چکے تھے۔ یہ بھی الزام لگایا گیا کہ صدر پاکستان نے اس موقع پر مدحیہ قصیدہ لکھا جو اسی صبح امریکی اخبار میں چھپا اور وزیر اعظم سید بادشاہ نے اپنے نانا کے دین کا دفاع کرنے والے مجاہد اعظم کی شہادت کو امریکہ کی فتح عظیم قرار دیا۔ تاہم یہ کہا گیا کہ امریکی ہیلی کاپٹروں نے ایسی ٹیکنالوجی استعمال کی، جس کی وجہ سے وہ راڈار پر نظر نہیں آئے۔ کراچی نیول ہیڈ کوارٹرز پر حملہ کرکے پاکستان نیوی کے قیمتی ترین اثاثہ کو تباہ کردیا گیا، حملہ آور کہیں نظر نہ آئے۔ نیول چیف نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا: حملہ آور جہاں سے آئے تھے وہیں سے چلے گئے۔

ایک ہی رات میں ساڑھے تین ہزار امریکیوں کو بغیر تفتیش ویزے جاری کرنے والا پاکستان کا سفیر حسین حقانی کہتا ہے: میں اگر میموگیٹ میں بیان دینے کے لئے پاکستان گیا تو مار دیا جاؤں گا (کیونکہ بہت سے پردہ نشینوں کے نام فاش ہونے کا ڈر ہے)۔ اسی لئے پہلے بھی چند روز اسلام آباد کے وزیر اعظم ہاؤس (بقول شخصے پریذیڈنٹ ہاؤس) میں قیدی بن کر رہا، پاکستان جس کا وہ سفیر ہے، اسے اس پاک سرزمین پر چند آزاد سانس میسر نہ آئے، پھر بیان حلفی کا سہارا لے کر بھاگنا نصیب ہوا۔ چند دن پہلے ایک مسافر طیارہ سینکڑوں مسافروں سمیت جل کر اسلام آباد کی نگری میں زمین بوس ہوا۔ دوسرا مسافر طیارہ کراچی ہوائی اڈے پر حادثہ کا شکار ہوا، ٹائر پھٹ گئے، جملہ مسافر شہید ہونے سے بال بال بچ گئے۔ کیا یہ بھوجا ایرلائنز اور شاہین ایئرلائنز کا قصور اور نااہلی ہے؟ یا زی ورلڈ، بلیک واٹر اور دوسری یہودی امریکی تنظیموں کے ان ہزاروں حقانی ویزہ یافتہ سائنس دانوں کے سائنسی تجربات اور دوسرے امریکی، اسرائیلی، انڈین این جی اوز کے پردے میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں دہشت گردوں اور ان کے ڈالر خور پاکستانی ایجنٹوں کے نمایاں کارنامے؟

ابھی چند دن پہلے خبر چھپی ہے کہ پاکستان کے خفیہ حفاظتی اداروں کے منع کرنے کے باوجود امریکہ کو ہزاروں گز زمین جو الاٹ کی گئی تھی، اس پر کثیر منزلہ عمارات تعمیر کرنے کے لئے N.O.C دے دیا گیا ہے، یہاں بیٹھ کر وہ پارلیمنٹ ہاؤس، وزیر اعظم ہاؤس، پریذیڈنٹ ہاؤس، سپریم کورٹ اور دیگر اہم علاقوں کی بھرپور نگرانی کرسکیں گے۔

سلالہ چیک پوسٹ پر نہایت ڈھٹائی سے امریکہ نے اپنے حملہ کو اپنے دفاع سے تعبیر کرکے معافی نامے کو بھی خارج از امکان قرار دے کر محض ”سوری“ کہہ دیا ہے۔ دریں اثنا پاکستانی پارلیمنٹ نے امریکہ و نیٹو سپلائی بحال کرکے وفاداری نبھائی ہے۔

تو مشق ناز کر خونِ دو عالم میری گردن پر

یہ جو سیاچن گلیشیر میں سینکڑوں پاکستانی فوجی افسر اور جوان شہید ہوگئے، یہ حادثہ زلزلہ ۲۰۰۵ء کی طرح صرف پاکستانی علاقہ میں کیوں ہوا؟ انڈین مقبوضہ سیاچن پر ایک تنکا بھی جنبش کی زد میں نہ آیا۔ کیا یہ بھی یہودی امریکی سائنسی تجربہ تو نہیں، جو بلیک واٹر، زی ورلڈ اور دوسری دہشت گرد امریکی تنظیموں کے سائنس دانوں نے حقانی ویزوں پر پاکستان میں بیٹھ کر انجام دیا ہو؟ اس بات کا انکشاف تو امریکی میڈیا بھی کرچکا ہے کہ ۲۰۰۵ء کے زلزلہ کے موقع پر مدد کے پردہ میں بیسیوں جاسوس ان علاقوں میں بھیجے گئے۔

درخت نے کلہاڑے سے شکایت کی تھی کہ میرے ساتھ تجھے کیا دشمنی تھی جو مجھ کو اپنے دندان آز کا نشانہ بنایا؟ کلہاڑے کا جواب تھا: میرے اندر تیرا ہم جنس دستہ اگر نہ ہوتا تو میں تجھے نقصان نہ پہنچا سکتا۔ وطن عزیز پاکستان کو نقصان پہنچانے والے امریکہ اور یہود و ہنود سے پہلے کیا اہل پاکستان ہم جنس دستہ، منافق مسلمانوں کی تلاش کریں گے؟ جو قطعاً مشکل نہیں..... مغرب اور امریکہ کی طرف سے حمایت یافتہ استثناء کے مدعی حکمرانوں کی شکل میں دوپہر کے چمکتے سورج سے زیادہ واضح ہیں، علاج کیا ہے؟ اللہ کی طرف رجوع اور مذکورہ منافق مدعیانِ اسلام پر گرفت۔ ☆☆☆

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ....سیرت وکردار!

سیّد انکسار علی

تاریخ اسلام میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ بنت ابوبکر صدیق اکبرؓ کو اپنے زہد وتقویٰ، ریاضت وعبادت، خشیت الٰہی، اطاعت رسول، علم و فراست، سیاست و معاشرت، فقہی مسائل کے ادراک، مسائل شرعیہ کی تشریح وتوضیح جود وسخا اور صبر و تحمل میں وہ بلند پایہ مقام حاصل ہے جو اسلامی دنیا کی کسی اور خاتون کو حاصل نہیں ہے۔ حضرت عائشہؓ کی تمام تر زندگی اطاعت الٰہی اور تعلیمات رسول کی پیروی اور اشاعت دین میں گزری۔ آپؓ نے محض آقائے دو جہاں سرکار دو عالم، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں بحیثیت زوجہ کے ہی زندگی بسر نہ کی بلکہ آپ امہات المومنین میں وہ پہلی ام المومنین ہیں جنہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات پاک اور سیرت مبارک کو اسوۂ حسنہ کے طور پر سمجھنے کی کما حقہ کوشش کی۔ نیز آپ ﷺ کے اٹھنے بیٹھنے، چلنے، پھرنے، معمولات زندگی، آداب گفتگو، نشست وبرخاست، عبادت وریاضت، عفو ودرگزر، صبر وتحمل اور وحی کے نزول کا انتہائی قریب سے اور عمیق نظری سے مشاہدہ فرمایا۔ آپؓ نے رسالت مآب، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے اپنی حیات طیبہ کو منور فرمایا اور اس کا عملی نمونہ بن کر تاقیامت دین وملت کی اصلاح اور تعلیم وتربیت کے روشن مینار کی حیثیت اختیار کرگئیں۔

حسب ونسب:

آپ کا اسم مبارک عائشہ ہے، جس کے لفظی معنی زندہ جاوید کے ہیں۔ لقب صدیقہ، ام المومنین خطاب، کنیت ام عبداللہ (عبداللہ حضرت عائشہؓ کی بہن حضرت اسماء بنت صدیق کے صاحبزادہ ہیں جو تاریخ اسلام میں اپنے باپ کی نسبت سے عبداللہ بن زبیرؓ کے نام سے مشہور ہیں) حمیرا لقب، آپؓ کے والد محترم کا نام عبداللہ، کنیت ابوبکر اور لقب صدیق ہے، والدہ ماجدہ کا نام ام رومان ہے۔ محققین کے مطابق سیدہ عائشہؓ کا نسب ساتویں یا آٹھویں پشت میں آقائے نامدار سرکار کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے۔

حضرت عائشہؓ نے حضرت صدیق اکبرؓ کے آسودہ حال گھرانے میں آنکھ کھولی، آپؓ کی پرورش نازونعم سے ہوئی، آپ کم سنی سے ہی حسن و خوبصورتی کا مجسمہ تھیں، حضرت خدیجہؓ کی رحلت کے بعد جب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم آزردہ خاطر رہنے لگے تو حضرت عثمانؓ کی اہلیہ خولہ بنت حکیم کی وساطت سے حضرت عائشہؓ کے لئے ان کی والدہ تک آپ کی شادی کا پیغام پہنچایا۔ حضرت ابوبکرؓ نے دل و جان سے اسے اعزاز عظیم سمجھتے ہوئے قبول فرمایا، حضرت عائشہ کا عقد اور رخصتی کا مہینہ شوال تھا، یہ وہ مہینہ تھا جسے ایام جاہلیت میں انتہائی منحوس تصور کیا جاتا تھا، کیونکہ کسی زمانے میں وہاں طاعون کی وبا پھیلی تھی اور وہ اس مہینے کو منحوس سمجھتے اور خوشی کی تقریبات منعقد نہیں کیا کرتے تھے۔ آپ کی شادی اس مہینے میں ہونے سے اس فرسودہ روایت کا تاقیامت خاتمہ ہوگیا۔

علم وادب سے لگاؤ:

حضرت عائشہؓ کو علم وادب سے گہرا شغف تھا۔ سیرت النبی کے شہرۂ آفاق مصنف حضرت علامہ سیّد سلیمان ندویؒ اپنی تصنیف ''سیرت عائشہؓ'' میں رقم طراز ہیں کہ ''نوشت وخواندگی تو انسان کی ظاہری تعلیم ہے، حقیقی تعلیم وتربیت کا معیار اس سے بدرجہا بلند ہے کہ انسانیت کی تکمیل، اخلاق کا تزکیہ،

ESTD 1880
سو سال سے زائد بہترین خدمت
ABS
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363.

ضروریات دین سے واقفیت، اسرار شریعت سے آگاہی، علوم الٰہی کی معرفت، احکام نبوی کا علم بھی اعلیٰ تعلیم ہے اور حضرت عائشہؓ اس تعلیم سے کامل طور پر بہرہ اندوز تھیں۔ علوم دینیہ کے علاوہ تاریخ و ادب اور طب میں بھی ان کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ روایت کے مطابق ادب کی تعلیم تو آپ نے اپنے والد محترم سیدنا ابوبکرؓ سے حاصل کی تھی، جب کہ طب کا فن ان وفود عرب سے حاصل کیا تھا جو عرب کے مختلف مقامات سے بارگاہ رسالت میں آیا کرتے تھے۔ آخری دنوں میں جب رحمۃ للعالمین ﷺ بیمار رہنے لگے تو اطبائے عرب جو دوائیں تجویز کرتے تھے وہ آپ یاد کر لیتی تھیں۔

علوم دینیہ و شرعیہ سے متعلق آپؓ کی واقفیت اور آگاہی کا اصل منبع سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔ معلم علم و حکمت، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر لوگوں کو جو درس دیتے وہ اس میں (اپنے حجرے) شریک رہتیں اور اگر کسی مسئلے کو صحیح طور پر نہ سمجھ پاتیں تو آپؓ جب زنان خانے تشریف لاتے تو اس کے بارے میں مکمل واقفیت حاصل کرتیں۔ روایت میں ہے حضرت عائشہؓ نے خواتین کی تعلیم و تربیت کے لئے ہفتے کا دن مخصوص کر رکھا تھا، جس میں معاشرتی، دینی اور ازدواجی مسائل کے بارے میں آپ درس دیتیں۔ حضرت عائشہؓ کی عادت تھی کہ وہ ہر مسئلے کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کرتی تھیں اور جب تک تسلی نہ ہوتی صبر نہ کرتیں، نکاح میں رضا مندی کی شرط ہے، لیکن کنواری لڑکی اپنے منہ سے خود رضا مندی کا اظہار نہیں کر سکتی، اس لئے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکاح میں عورت سے اجازت لینی چاہئے؟ فرمایا۔ ہاں! عرض کی، وہ شرم سے چپ رہتی ہیں، ارشاد نبوی ہوا، ان کی خاموشی ہی ان کی اجازت ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس امر کا بھی شرف خصوصی حاصل ہے کہ اکثر اوقات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول اس وقت ہوا جب آپ ان کے بستر پر استراحت فرما رہے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت ام سلمہؓ نے کسی بات پر شکوہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ام سلمہ! عائشہؓ کے معاملے میں فرق نہ کرو، کیونکہ عائشہؓ کے علاوہ اور کسی بیوی کے

اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

تُو پیکر علم و صدق و صفا، صدیقؓ کی بیٹی صدیقہؓ
تو اہلیہ محبوبِ خدا، صدیقؓ کی بیٹی صدیقہؓ

یہ میرا قلم یہ میری زباں، کیا شان کریں گے تیری بیاں
قرآن ہے تیرا مدح سرا، صدیقؓ کی بیٹی صدیقہؓ

کیا کہنے ہیں تیری رفعت کے، کیا کہنے ہیں تیری عظمت کے
ماشاء اللہ! ماشاء اللہ!، صدیقؓ کی بیٹی صدیقہؓ

ہم کیوں نہ کریں تیری عزت، اولاد ہے تیری یہ امت
سب جانتے ہیں رتبہ ماں کا، صدیقؓ کی بیٹی صدیقہؓ

یہ بات تو عین حقیقت ہے، قدموں میں تمہارے جنت ہے
جو تم سے ہٹا دوزخ میں گرا، صدیقؓ کی بیٹی صدیقہؓ

صدیقؓ تھا تیرا باپ اگر، اللہ کا نبی تیرا شوہر
انعام ہوئے تجھ پر کیا کیا، صدیقؓ کی بیٹی صدیقہؓ

تعریف تیری توصیف تیری، گیلانی سے کیا ہو سکتی ہے
حق ہو نہیں سکتا تیرا ادا، صدیقؓ کی بیٹی صدیقہؓ

سید امین گیلانیؒ

لحاف میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی۔‘‘

قرآنی مسائل پر کامل دسترس:

سیدہ عائشہؓ کو قرآنی مسائل کی تشریح اور توضیح پر کمال درجہ قدرت حاصل تھی، نیز آپ قرآنی علوم خصوصاً خواتین کے مسائل اور ازدواجی نوعیت کے معاملات پر قرآن و حدیث کی روشنی میں اجتہادی فیصلے کامل اعتماد سے صادر فرماتیں۔ گویا آپؓ کو دنیائے اسلام میں پہلی خاتون مفتی ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ طبقۂ صحابیات میں پورا قرآن مجید حفظ کرنے والی خواتین چار تھیں، ان کے درمیان حضرت عائشہؓ کو خصوصی مقام حاصل ہے۔ مفسرین، محدثین اور محققین کی آرا میں دین اسلام کا ایک چوتھائی اصول اثاثہ حضرت عائشہؓ کے ذریعے ہم تک پہنچا ہے۔ خواتین کے متعلق سنت نبوی کا بیشتر مواد آپؓ ہی کی وساطت سے ہم تک پہنچا ہے۔ حضرت عطاء بن ابی رباح تابعیؒ جنہیں متعدد صحابیؓ کا تلمذ حاصل تھا، فرماتے ہیں! حضرت عائشہؓ سب سے زیادہ فقیہ، سب سے زیادہ صاحب علم اور سب سے زیادہ اچھی رائے والی تھیں۔ (مستدرک)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں ہم صحابیوں کو ایسی مشکل بات کبھی پیش نہ آئی کہ جسے ہم نے ام المومنین حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا ہو اور ان کے پاس اس کے متعلق کچھ معلومات ہم کو نہ ملی ہوں۔ (صحیح بخاری)

امام زہریؒ جن کو متعدد اکابر صحابہ کرامؓ کے تلمذ کا شرف حاصل ہوا، فرماتے ہیں کہ اگر تمام مردوں اور امہات المومنین کا علم ایک جگہ جمع کیا جاتا تو حضرت عائشہؓ کا علم ان سب سے زیادہ وسیع ہوتا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے صاحبزادے حضرت ابوسلمہؒ فرماتے ہیں: میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کا جاننے والا اور رائے میں اگر ضرورت پڑے تو فقیہ اور آیات کے شان نزول اور فرائض کے مسائل کا واقف کار حضرت عائشہؓ سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا۔ حضرت عروہ بن زبیرؒ کا کہنا ہے کہ قرآن، فرائض، حلال و حرام، فقہ، شاعری، طب، عرب کی تاریخ اور نسب کا حضرت عائشہؓ سے زیادہ کسی کو عالم نہیں دیکھا۔ (زرقانی)

اجتہادی بصیرت:

اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو بے پناہ دینی فراست کی دولت سے نوازا تھا۔ آپ کا علم انتہائی دقیق و عمیق تھا۔ مجتہدانہ صلاحیت پر آپؓ دینی مسائل کو پیش کرتیں۔

محدثین کرام فرماتے ہیں کہ دینی علوم کا ایک خزینہ آپؓ کے پاس تھا، اسی وجہ سے مستفیدین اور تلامذہ کی کثیر تعداد آپؓ سے شرعی علوم کے اسرار و رموز سیکھنے آپؓ کے پاس آتی تھی۔

علامہ سید سلیمان ندویؒ فرماتے ہیں:

’’ان کے شاگردوں کی تعداد دو سو تک ہے، شاگردوں کی اس فہرست میں تابعین کے علاوہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ، حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت ابن عباسؓ اور حضرت عمرو بن العاصؓ جیسے جلیل القدر صحابہ کرامؓ کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔ ایک روایت کے مطابق حضرت عائشہؓ کے توسط سے دو ہزار دو سو دس احادیث نبوی ہم تک پہنچی ہیں، گویا حضرت عائشہ صدیقہؓ کی دینی فراست اور فقہی عظمت و لیاقت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ احادیث کی کثیر تعداد آپؓ سے مروی ہے، اس لحاظ سے اگر آپؓ کو علوم دینیہ کی چلتی پھرتی یونیورسٹی کہا جائے تو مناسب ہوگا۔ آپؓ نے اپنے علوم معرفت قرآن و احادیث سے دین کی جو عظیم خدمت انجام دی ہے وہ تا قیامت تاریخ کے اوراق پر درخشاں و تاباں رہے گی۔‘‘

☆☆..............☆☆

کاموکی میں سہ روزہ ختم نبوت کورس

گوجرانوالہ.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ اور انجمن اصلاح و تبلیغ مرکزی جامع مسجد فاروق اعظمؓ کاموکی، گوجرانوالہ کے زیر اہتمام سہ روزہ ختم نبوت کورس کا انعقاد کیا گیا، جس میں تحصیل کاموکی سے تعلق رکھنے والے احباب نے شرکت کی۔ ختم نبوت کورس میں فرزند امام اہلسنت حضرت مولانا عبدالقدوس قارن، استاذ الحدیث مدرسہ نصرة العلوم گوجرانوالہ، مولانا محمد طیب مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد، مولانا غلام مرتضیٰ، ڈسکہ ضلع سیالکوٹ، خطیب اعظم کاموکی استاذ العلماء، حضرت مولانا عبدالواحد رسول نگری اور مبلغ ختم نبوت مولانا محمد عارف شامی نے خطابات کیے۔ کورس کا انعقاد ۳ تا ۵ جولائی ۲۰۱۲ء بروز سوموار تا بدھ ہوا۔ آخری روز بعد نماز عصر مرکزی جامع مسجد فاروق اعظمؓ کاموکی میں تقریب تقسیم اسناد منعقد ہوئی، جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے امیر مولانا محمد اشرف مجددی، نائب امیر مولانا قاری منیر احمد قادری، ڈپٹی جنرل سیکریٹری سید احمد حسین زید، حافظ خرم شہزاد نے شرکت کی۔ اس موقع پر مولانا محمد اشرف مجددی نے شرکائے کورس کو مبارکباد پیش کی اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے حوالے سے قیمتی ارشادات فرمائے۔ اسی طرح مولانا رسول نگری نے بھی تفصیل کے ساتھ عقیدۂ ختم نبوت پر روشنی ڈالی اور شرکائے کورس میں اسناد تقسیم کیں۔ انجمن اصلاح و تبلیغ مرکزی جامع مسجد فاروق اعظمؓ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل کاموکی کے صدر رانا محمد ذوالفقار علی، استاذ محترم مولانا محمد یاسر الطاف، مہر ریاض تحسین اور دیگر مقامی احباب نے کورس کی کامیابی کے لئے بڑھ چڑھ کر محنت کی اور تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ منتظمین کورس اور تشریف لانے والے علماء کرام کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیانی تحریریں.... ایک نظر میں!

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ تھا کہ میں بعینہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں، میں نے دوسرا جنم مرزا غلام مرتضیٰ کے گھر قادیان میں لیا ہے۔ میری یہ دوسری بعثت پہلی بعثت سے بہتر ہے۔ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے قادیانی لٹریچر سے عبادت و معاملات کے بارے میں مرزا قادیانی کی تحریروں کے چند اقتباسات جمع کر کے اہل عقل و دانش کے سامنے پیش کی ہیں تاکہ اہل نظران پر غور فرما کر فیصلہ کریں کہ کیا سچے مدعیوں کے یہی حالات ہوتے ہیں؟۔ (ادارہ)

مرسلہ: حافظ محمد سعید لدھیانوی (۳) مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

انوار خلافت

(یہ چند عبارتیں مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں تھیں، اب چند عبارتیں مرزا محمود کے بارے میں نقل کی جاتی ہیں، تاکہ اندازہ ہوسکے کہ: ''ایں خانہ ہمہ آفتاب است!'')

دس جوتے:

(درج ذیل واقعے کے کرداروں کا تعارف)

۱: مرزا صاحب قادیاں:... میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان۔

۲: عزیزہ بیگم: میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کی بیوی۔

۳: ابوبکر صدیق: عزیزہ بیگم اور مسماۃ سلمیٰ کے والد۔

۴: مسماۃ سلمیٰ:... ابوبکر صدیق کی لڑکی، جس کا عدالتی بیان درج ذیل ہے۔

۵: احسان علی: ایک قادیانی دوافروش، قادیان میں۔

''میرے باپ کا نام ابوبکر صدیق ہے، وہ مرزا صاحب قادیاں کا خسر ہے، میں بھی مرزا قادیان کے گھر میں تقریباً (۵) سال رہی ہوں، میں مستغیث احسان علی کو جانتی ہوں، چار سال ہوئے میں مرزا صاحب کے لڑکے کی دوائی لینے احسان علی کی دُکان پر گئی تھی، میں نسخہ لے کر اس کی دُکان پر گئی تھی، اوّل احسان علی نے میرے ساتھ مخول کرنا شروع کیا، اور پھر مجھ سے کہا کہ میں مشروبوں کے کمرے میں جاؤں، اس دُوسرے کمرے میں اس نے مجھے لٹایا اور میرے ساتھ بدفعلی کرنے کی کوشش کی، لوگ میرے رولا کرنے سے اکٹھے ہوگئے اور دروازہ کھلایا اور احسان علی کو لعنت اور ملامت کری تھی، احسان علی نے میرے ساتھ بدفعلی کرنی شروع کری تھی۔ میں نے گھر جاکر عزیزہ بیگم کے پاس شکایت کری تھی، اور اس وقت مرزا صاحب وہاں موجود تھے، ان ایام میں عزیزہ بیگم کے پاس رہتی تھی، مرزا صاحب نے احسان علی کو بلایا اور لعنت ملامت کری اور احسان علی کو کہا کہ قادیاں سے نکل جاؤ۔ احسان علی نے معافی مانگی اور مرزا صاحب نے حکم دیا کہ اگر احسان علی دس جوتے کھالیوے تب اس کو معاف کیا جاتا ہے، اور ٹھہر سکتا ہے۔ چنانچہ احسان علی نے اس کو قبول کیا، اور میں نے اس کو دس جوتے لگائے تھے۔ یہ جوتیاں مرزا صاحب کے سامنے ماری تھیں...... جبکہ میں نے احسان علی کو جوتیاں ماری تھیں تو تین چار آدمی اکٹھے ہوگئے تھے، ان ایام میں میں بغیر پردے کے باہر پھرا کرتی تھی...... اس کے بعد میں سودا لینے بازار گئی۔'' (مسماۃ سلمیٰ کی حلفیہ شہادت جو اس نے بتاریخ ۱۰ رجولائی ۱۹۳۵ء، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع امرتسر کی عدالت میں ادا کی۔ بمقدمہ ازالہ حیثیت عرفی زیر دفعہ ۵۰۰ احسان علی بنام محمد اسماعیل، نمبری ۲/۸۶ مرجوعہ ۷ رجولائی منفصلہ ۲۱ رستمبر ۱۹۳۵ء)۔ (قادیانی مذہب، مؤلفہ: پروفیسر محمد الیاس برنی طبع پنجم ص:۸۴۴)

مرزا محمود کی خصوصی دلچسپی:

''جب میں ولایت گیا تو مجھے خصوصیت سے خیال تھا کہ یورپین سوسائٹی کا عیب والا حصہ بھی دیکھوں گا، قیامِ انگلستان کے دوران مجھے اس کا موقع نہ ملا۔ واپسی پر جب ہم فرانس آئے تو میں نے چودھری ظفر اللہ صاحب سے، جو میرے ساتھ تھے، کہا کہ: مجھے کوئی ایسی جگہ دکھائیں جہاں یورپین سوسائٹی عریاں نظر آسکے۔ وہ بھی فرانس سے واقف تو نہ تھے، مگر مجھے اوپیرا میں لے گئے، جس کا نام مجھے یاد نہیں رہا، چودھری صاحب نے بتایا: یہ وہی سوسائٹی کی جگہ ہے، اس دیکھ کر آپ اندازہ لگاسکتے ہیں، میری نظر چونکہ کمزور ہے اس لئے دُور کی چیز اچھی طرح نہیں دیکھ سکتا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نے جو دیکھا تو ایسا معلوم ہوا کہ سیکڑوں عورتیں بیٹھی ہیں۔ میں نے چودھری صاحب سے کہا کہ: یہ ننگی ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ: یہ ننگی نہیں بلکہ کپڑے پہنے ہوئے ہیں، مگر باوجود اس کے ننگی معلوم ہوتی ہیں۔ (اور اسی منظر کو

دیکھنے کا اشتیاق تھا... ناقل)۔"

(مرزا محمود کا ارشاد مندرجہ "الفضل" ۲۸ جنوری ۱۹۲۳ء)

مرزا محمود پردے کے حکم سے مستثنیٰ:

"سوال نمبر ۱۶:... حضرت (مرزا قادیانی) کے صاحب زادے (مرزا محمود وغیرہ) غیر عورتوں میں بلاتکلف، اندر کیوں جاتے ہیں؟ کیا ان سے پردہ درست نہیں؟ (سائل محمد حسین قادیانی)

جواب:... ضرورتِ حجاب صرف احتمالِ زنا کے لئے ہے، جہاں ان کے وقوع کا احتمال کم ہو ان کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ کر دیا ہے۔ اسی واسطے انبیاء و اتقیاء لوگ مستثنیٰ بلکہ بطریق اَولیٰ مستثنیٰ ہیں۔ پس حضرت کے صاحب زادے اللہ کے فضل سے متقی ہیں، ان سے اگر حجاب نہ کریں تو اعتراض کی بات نہیں......

حکیم فضل دین از قادیاں۔"

(اخبار "الحکم" جلد ۱۱ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۰۷ء)

کبھی کبھی اور ہمیشہ!

کسی لاہوری مرزائی کا مرزا محمود نے جمعہ کے خطبے میں ایک خط پڑھ کر سنایا، جس میں لکھا تھا کہ:

"حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد صاحب قادیانی) ولی اللہ تھے، اور ولی اللہ بھی کبھی کبھی زنا کر لیا کرتے ہیں، اگر انہوں نے کبھی کبھار زنا کر لیا تو اس میں کیا حرج ہوا۔"

پھر لکھا ہے:

"ہمیں حضرت مسیح موعود پر اعتراض نہیں، کیونکہ وہ کبھی کبھی زنا کیا کرتے تھے، ہمیں اعتراض موجودہ خلیفہ (مرزا محمود احمد صاحب) پر ہے، کیونکہ وہ ہر وقت زنا کرتا رہتا ہے۔"

اس خط کو پڑھ کر سنانے کے بعد مرزا محمود صاحب اس پر حسب ذیل تبصرہ کرتے ہیں:

"اس اعتراض سے پتا چلتا ہے کہ یہ شخص پیغامی طبع ہے (یعنی قادیانیوں کی لاہوری پارٹی سے تعلق رکھتا ہے... ناقل) اس لئے کہ ہمارا حضرت مسیح موعود کے متعلق یہ اعتقاد ہے کہ آپ نبی اللہ تھے، مگر پیغامی (لاہوری) اس بات کو نہیں مانتے اور وہ آپ کو صرف ولی اللہ سمجھتے ہیں۔" (خطبہ مرزا محمود صاحب، مندرجہ اخبار "الفضل" ۳۱ اگست ۱۹۳۸ء)

مرید کا شکوہ!

(۱۹۲۷ء میں سکینہ و زاہد کی عصمت پر مرزا محمود نے ہاتھ ڈالا، ان کے قصے گلی کوچوں میں پھیلے، اخباروں کی زینت بنے، عدالتوں میں گونجے، مگر مرزا محمود کے غالی مرید شیخ عبدالرحمن صاحب مصری کو اپنے پیر مرزا محمود کے "تقدس" کا یقین تب آیا جب ان ترکتازیوں کا سلسلہ شیخ صاحب کے گھر تک آپہنچا، مرید کی عزت و ناموس پر پیر کا حملہ اگرچہ مرید کے لئے ناقابل برداشت تھا، تاہم مرید نے پیر کا راز فاش کرنے کے بجائے نجی خطوط کے ذریعے اصلاحِ احوال کی ناکام کوشش کی، پیر کے نام مرید کا پہلا خط خاصا طویل ہے، اس کے چند فقرے باضافہ عنوانات درج ذیل ہیں۔ پورا خط "کمالاتِ محمودیہ" میں اور جناب شفیق مرزا کی کتاب "شہر سدوم" میں پڑھ لیا جائے... ناقل)

دوٹوک بات!

"بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سیدنا! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ذیل کے چند الفاظ محض آپ کی خیرخواہی اور سلسلے کی خیرخواہی کو مدنظر رکھتے ہوئے لکھ رہا ہوں...... مدت سے میں یہ چاہتا تھا کہ آپ سے دوٹوک بات کروں، مگر جن باتوں کا درمیان میں ذکر آنا لازمی تھا، وہ جیسا کہ آپ اچھی طرح جانتے ہیں ایسی تھیں کہ ان کے ذکر سے آپ کو سخت شرمندگی لاحق ہونی لازمی تھی، اور جن کے نتیجے میں آپ میرے سامنے منہ دکھانے کے قابل نہیں رہ سکتے تھے۔" (یہ شیخ صاحب کا خیال خام تھا، ورنہ مرزا محمود صاحب ایسی شرم ورم کے قائل نہیں تھے... ناقل)۔

تقدس کا پردہ!

"اگر میں بھی آپ کے خلاف اس اشتعال انگیز طریق سے متاثر ہو کر جلد بازی سے کام لیتا اور ابتدا میں ہی اپنا مبنی برحقیقت بیان شائع کر دیتا اور جو تقدس کا بناوٹی پردہ آپ نے اپنے اُوپر ڈالا ہوا ہے، اس کو اُٹھا کر آپ کی اصل شکل دُنیا کے سامنے ظاہر کر دیتا تو آج نہ معلوم آپ کا کیا حشر ہوتا۔" (حشر یہ ہوتا کہ بیان شائع کرنے والے کو پٹوا کر قادیان بدر کر دیا جاتا، جبکہ بعد میں خود شیخ صاحب کے ساتھ یہی ہوا... ناقل)۔

تعجب کی بات!

"تعجب ہے مجھے ان دیرینہ تعلقات کا اس قدر پاس ہو کہ آپ کے گندے افعال کا ذکر آپ کے سامنے کرنے سے بھی شرم محسوس کروں، اور محض اس خیال سے کہ میرے سامنے آنے سے آپ کو شرم محسوس ہوگی آپ کے سامنے آنے کی حتی الوسع اِجتناب کرتا رہا ہوں، لیکن ان تعلقات کا آپ کو اتنا بھی پاس نہ ہوا جتنا کہ ایک "معمولی قماش کے بدچلن انسان" کو ہوتا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ بدچلن سے بدچلن آدمی بھی اپنے دوستوں کی اولاد پر ہاتھ ڈالنے سے احتراز کرتے ہیں، لیکن افسوس آپ نے اتنا بھی نہ کیا، اور اپنے ان مخلص دوستوں کی اولاد پر ہاتھ صاف کرنا چاہا جو آپ کے لئے اور آپ کے خاندان کے لئے جانیں تک قربان کر دینا بھی معمولی قربانی سمجھتے ہیں۔" (جان کے ساتھ عزت و ناموس اور ضمیر کی قربانی بھی سہی، وہ اخلاص ہی کیا ہوا جو ایسی معمولی قربانیوں کا بھی متحمل نہ ہو... ناقل)۔

ناجائز فائدہ:

"میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک طرف تو آپ نے اپنی عیاشی کو انتہا تک پہنچایا ہوا ہے، جس لڑکی کو چاہا اپنی عجیب و غریب عیاری سے بلایا اور اس کی

عصمت دری کردی، اور پھر ایک طرف اس کی طبعی شرم حیا سے "ناجائز فائدہ" اُٹھالیا، اور دُوسری طرف اس کو دھمکی دے دی کہ "اگر تو نے کسی کو بتایا تو تیری بات کون مانے گا، تجھے ہی لوگ پاگل اور منافق کہیں گے، میرے متعلق تو کوئی یقین نہیں کرے گا۔" اور اگر کسی نے جرأت سے اظہار کردیا تو مختلف بہانوں سے ان کے خاوندوں یا والدین کو ٹال دیا۔"

جال اور ماتم:

"لڑکوں اور لڑکیوں کو پھنسانے کے لئے جو جال آپ نے ایجنٹ مردوں اور ایجنٹ عورتوں کا بچھایا ہوا ہے، اس کا راز جب فاش کیا جائے گا، تو لوگوں کو پتا لگے گا کہ کس طرح ان کے گھروں پر ڈاکا پڑتا ہے۔ مخلص جو آپ کے ساتھ اور آپ کے خاندان کے ساتھ تعلق پیدا کرنا فخر سمجھتے ہیں، ان کے گھروں میں سب سے زیادہ ماتم پڑے گا۔" (بشرطیکہ عقل اور حس بھی خلیفہ پر "قربان" نہ ہوچکی ہو...ناقل)۔

اِنتقام، اِنتقام، اِنتقام:

"دُوسری طرف جن لوگوں کو آپ کی غلط کاریوں کا علم ہوجاتا ہے، یا وہ کسی کے سامنے اظہار کر بیٹھتے ہیں اور آپ کو اس کا علم ہوجائے تو پھر آپ اسے کچلنے کے درپے ہوجاتے ہیں، اور اس کچلنے میں رحم آپ کے نزدیک تک نہیں پھٹکتا، اور پتھر سے بھی زیادہ سخت دل کے ساتھ اس پر گرتے ہیں، اور آپ کی سزا دہی میں اصلاحی پہلو بالکل مفقود اور اِنتقامی پہلو نمایاں ہوتا ہے، چنانچہ مثال کے طور پر سکینہ بیگم زوجہ مرزا عبدالحق صاحب کو ہی لے لو (جس نے خلیفہ کی اخلاق دراز دستی کی شکایت ۱۹۲۷ء میں کی تھی...ناقل) کس قدر ظلم اس پر آپ کی طرف سے کیا جاتا ہے، جو کچھ اس نے کہا تھا اس کی سچائی تو اب بالکل ثابت ہوچکی ہے، لیکن وہ بیچاری باوجود بچی ہونے کے قیدیوں سے بدتر زندگی بسر کر رہی ہے، اس کی صحت تباہ ہوچکی ہے۔"

مرزا محمود کی قادیانی چال:

"آپ نے یہ چال چلی ہوئی ہے کہ لوگوں کو ایک دُوسرے سے ملنے نہ دیا جائے، اور "منافقوں سے بچو، منافقوں سے بچو" کے شور سے لوگوں کو خوفزدہ کیا ہوا ہے، اور ہر ایک کو دُوسرے پر بدظن کردیا ہوا ہے۔ اب ہر شخص ڈرتا ہے کہ میرا مخاطب کہیں میری رپورٹ ہی نہ کردے، اور پھر فوراً مجھ پر منافق کا فتویٰ لگ کر جماعت سے اِخراج کا اعلان کردیا جائے، اور یہ سب کچھ آپ نے اس لئے کیا ہوا ہے کہ آپ کی سیاہ کاریوں کا لوگوں کو علم نہ ہوسکے، لیکن......"

ممکن ہے کہ!

"آپ کی بدچلنی کے متعلق جو کچھ میں نے لکھا ہے اس کے متعلق ایک بات میرے دل میں کھٹکتی رہتی ہے، اس کا ذکر کردینا بھی ضروری سمجھتا ہوں، اور وہ یہ کہ ممکن ہے کہ جس چیز کو ہم زنا سمجھتے ہیں، آپ اسے زنا ہی نہ سمجھتے ہوں، پس اگر ایسا ہے تو مہربانی فرماکر مجھے سمجھادیں، اگر میری سمجھ میں آگئی تو میں اپنے اِعتراضات واپس لے لوں گا۔"

بعض دفعہ نماز:

"میں اس جگہ اس بات کا اضافہ کردینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ میں آپ کے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتا، کیونکہ مجھے مختلف ذرائع سے یہ علم ہوچکا ہے کہ آپ "جنبی" ہونے کی حالت میں ہی بعض دفعہ نماز پڑھانے آجاتے ہیں۔" (کمالاتِ محمودیہ ص:۹۸تا۱۱۶)

عدالت میں گونج:

۱۹۳۷ء میں شیخ عبدالرحمن مصری کو مرزا محمود سے اخلاقی شکایتیں پیدا ہوئیں، نتیجہ یہ ہوا کہ شیخ صاحب جماعت سے الگ ہوگئے، یا کردیئے گئے تو مرزا محمود سے محاذ آرائی ہوئی، بات اِشتہاروں، اخباروں سے آگے عدالتوں تک پہنچی، ذیل میں ان کا حلفیہ عدالتی بیان درج ہے، جسے عدالتِ عالیہ لاہور نے اپنے ۲۳ر ستمبر ۱۹۳۸ء کے فیصلے میں شامل کیا۔

"موجودہ خلیفہ (مرزا محمود احمد صاحب) سخت بدچلن ہے، یہ تقدس کے پردے میں عورتوں کا شکار کھیلتا ہے، اس کام کے لئے اس نے بعض مردوں اور عورتوں کو بطور ایجنٹ رکھا ہوا ہے، ان کے ذریعے یہ معصوم لڑکوں اور لڑکیوں کو قابو کرتا ہے، اس نے ایک سوسائٹی بنائی ہوئی ہے، اس میں مرد اور عورتیں شامل ہیں اور اس سوسائٹی میں زنا ہوتا ہے۔" (ممتاز احمد فاروقی: فتح حق ص:۲۱)

ماہرانہ شہادت:

"بڑا الزام یہ لگایا جاتا ہے کہ خلیفہ (مرزا محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان) عیاش ہے، اس کے متعلق میں کہتا ہوں کہ میں ڈاکٹر ہوں اور میں جانتا ہوں کہ وہ لوگ جو چند دن بھی عیاشی میں پڑ جائیں وہ وہ ہوجاتے ہیں جنھیں انگریزی میں (Wreck) کہتے ہیں۔ ایسے انسان کا نہ دماغ کام کا رہتا ہے، نہ عقل دُرست رہتی ہے، نہ حرکات صحیح طور پر کرتا ہے، غرض سب قویٰ اس کے برباد ہوجاتے ہیں اور سر سے لے کر پیر تک اس پر نظر ڈالنے سے فوراً معلوم ہوجاتا ہے کہ وہ عیاشی میں پڑکر اپنے آپ کو برباد کرچکا ہے، اسی لئے کہتے ہیں: "الزنا یخرب البنا" کہ زنا انسان کو بنیاد سے نکال دیتا ہے۔" (مضمون ڈاکٹر میر محمد اسماعیل مندرجہ "الفضل" ۱۰ر جولائی ۱۹۳۷ء)

شہادت کی تصدیق:

"ڈاکٹروں کا خیال تھا کہ چند ہفتوں میں دماغی حالت اپنے معمول پر آجائے گی، لیکن اب تک جو ترقی ہوئی ہے اس کی رفتار اتنی تیز نہیں...... آدمیوں کے سہارے سے دو ایک قدم چل سکتا ہوں، مگر وہ بھی مشکل سے، دماغ اور زبان کی کیفیت ایسی ہے کہ میں تھوڑی دیر کے لئے بھی خطبہ نہیں دے سکتا، اور ڈاکٹروں نے دماغی کام سے قطعی طور پر منع کردیا ہے۔" (کمالاتِ محمودیہ ص:۵۷)

☆☆......☆☆

خبریں بر ایک نظر

قادیانی عالمی سامراجی ایجنڈے کی تکمیل کے لئے سرگرم ہیں: مولانا زاہد الراشدی

گوجرانوالہ (مولانا محمد عارف شامی) پاکستان شریعت کونسل کے سیکریٹری جنرل شیخ الحدیث مولانا زاہد الراشدی نے کہا ہے کہ قادیانی عالمی سامراجی ایجنڈے کی تکمیل کے لئے سرگرم ہیں۔ انہوں نے ملکی سلامتی تک کو داؤ پر لگا دیا ہے۔ نئی نسل ان حالات سے بے خبر ہے، انہیں دین کا ضروری علم تک نہیں ہے۔ دینی اداروں اور تنظیموں کو بالخصوص جدید تعلیمی اداروں کے طلبا تک رسائی کرنی چاہئے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے استفادہ کرنا چاہئے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے پانچویں سالانہ ختم نبوت کورس گوجرانوالہ کی اختتامی تقریب میں کیا، جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے امیر پیر طریقت مولانا محمد اشرف مجددی نے کی۔ تقریب سے نامور اسکالر، پروفیسر علامہ محمد منیر کھوکھر، ممتاز عالم دین مولانا محمد یعقوب، حافظ محمد ابوبکر اشرف مدنی، حافظ محمد سہیل اشفاق، حافظ بابر جمیل، سید احمد حسین زید، جمعیت طلبا اسلام پنجاب کے صدر یاسر زمان اور دیگر مقررین نے بھی خطاب کیا۔ کورس میں دو سو سے زائد طلبا نے شرکت کی جن کا تعلق گورنمنٹ ہائر سیکنڈری اسکول گوجرانوالہ، گورنمنٹ ایم سی ہائی اسکول پیپلز کالونی، مشرق سائنس اسکول گوجرانوالہ اور دیگر اداروں سے تھا۔ اس موقع پر محمد وسیم سلیم، محسن علی اور محمد شہزاد کو اول، محمد عظیم ارشد عمران نذیر کو دوم، فرحان اسحاق حافظ محمد سفیان اور زوہیب پرویز کو سوم، احتشام علی، محمد زبیر، دانیال شاہد، محمد علی اسماعیل، محمد ارسلان بوٹا اور حمزہ کلیم جمیل کو خصوصی انعامات اور اسناد سے نوازا گیا۔ اساتذۂ کرام میں آفتاب احمد، عبدالرؤف، محمد صدیق سالک، رفاقت حسین سندھو، مولانا خرم شہزاد، سبحان علی، محمد لقمان یعقوب، محمد عدنان اسلم، عثمان علی، نعمان سیف، محمد لقمان سیف اور دیگر کو بھی تحائف دیے گئے۔

انتقالِ پُر ملال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سرگرم راہنما علامہ پروفیسر محمد منیر کھوکھر، پروفیسر طارق محمود کھوکھر، پروفیسر محمد یوسف کھوکھر اور محمد یونس کھوکھر کے والد ماجد اور انجینئر حافظ ہارون منیر کھوکھر، محمد حذیفہ کھوکھر، اور طلحہ منیر کھوکھر کے دادا جان حاجی خوشی محمد کھوکھر قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وہ تبلیغی جماعت کے سرگرم کارکن اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے معاون تھے۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند اور اصلاح معاشرہ کا خصوصی ذوق رکھتے تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مرکزی جامع مسجد جلیل ٹاؤن کے سبزہ زار میں دارالعلوم گوجرانوالہ کے مہتمم شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد اویس نے پڑھائی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے امیر پیر طریقت مولانا محمد اشرف مجددی، قائم مقام ناظم ضلع سید احمد حسین زید، جمعیت علماء اسلام کے سٹی امیر مولانا قاری منیر احمد قادری، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد عارف شامی، ضلع خازن پروفیسر حافظ محمد انور، محمد امان اللہ قادری، پنجاب پروفیسرز اینڈ لیکچرار ایسوسی ایشن کے مرکزی صدر پروفیسر ڈاکٹر زاہد احمد شیخ، تنظیم اساتذہ پنجاب کے راہنما پروفیسر سرفراز احمد ملک، پروفیسر محمد شریف، سابق ڈپٹی میئر الحاج میاں محمد عارف ایڈووکیٹ، تبلیغی جماعت کے مرکزی راہنما حاجی محمد اسحٰق، پرفیسر محمد اعظم نفیسی، مولانا خرم شہزاد اور دیگر حضرات نے جنازہ میں شرکت کی۔ مرحوم کی تدفین ان کے آبائی گاؤں میں کر دی گئی ہے۔

دعائے صحت کی اپیل

خوشاب... پیلووینس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سرگرم کارکن بھائی عبدالرزاق کے بھائی مولانا عبدالستار جو کہ جامع مسجد صدیق اکبرؓ کے امام ہیں، کچھ عرصے فالج کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ تمام قارئین سے التماس ہے کہ ان کی صحت و عافیت کیلئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس بیماری سے ان کو کامل صحت عطا فرمائے۔

دعائے مغفرت

☆......عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع خوشاب کے مبلغ مولانا محمد اسلم کی والدہ ماجدہ یکم شعبان ۱۴۳۳ھ بمطابق ۲۲/جون ۲۰۱۲ء بروز جمعہ نماز مغرب کے دوران انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی کامل مغفرت فرمائے اور انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عنایت فرمائے۔

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

☆..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع خوشاب کی سب تحصیل نوشہرہ کی مضافاتی بستی انگہ کے ذمہ دار بھائی محمد صدیق عابد کے والد ماجد یکم جولائی بروز اتوار رات تین بجے رضائے الٰہی سے انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خداتعالیٰ مرحوم کی بخشش فرمائے، ان کی قبر کو منور فرمائے، ان کے ساتھ رضا و رضوان کا معاملہ فرمائے۔ اللہ رب العزت مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

نامور خطاط محمد ارشد خرم صاحب کو صدمہ

کراچی..... ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے آرٹ ڈائریکٹر، ضرب مومن اور روزنامہ اسلام کے رنگین صفحات کے ذمہ دار، مشہور و معروف خطاط محترم محمد ارشد خرم صاحب کی اہلیہ محترمہ ۱۵؍جولائی ۲۰۱۲ء کو مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد، محمد انور رانا اور دیگر علماء کرام کے علاوہ کارکنان ختم نبوت نے مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دیرینہ ساتھی جناب محمد ارشد خرم صاحب اور ان کے بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

حاجی ماسٹر عبدالحق کا سانحہ ارتحال

ملتان (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی) برادر اکبر، استاذ محترم حاجی ماسٹر عبدالحق ۹؍جولائی ۲۰۱۲ء کو شام کے وقت سول ہسپتال ملتان میں انتقال کر گئے۔ مرحوم کی عمر ستر سال کے قریب ہوگی۔ مرحوم میرے تایا حافظ رحیم بخشؒ کے دوسرے فرزند ارجمند تھے، جنہوں نے سب سے پہلے دنیاوی تعلیم حاصل کی اور ''جی وی'' کا کورس کر کے اسکول ٹیچر بن گئے، پچیس تیس سال بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھلایا۔ بندہ نے بھی مرحوم سے چوتھی کلاس پڑھی تھی۔ مرحوم گورنمنٹ پرائمری اسکول بستی مٹھو تحصیل شجاع آباد میں استاذ رہے۔ میرے تایا مرحوم حافظ رحیم بخشؒ نے اس وقت قرآن پاک حفظ کیا تھا جبکہ حافظ قرآن خال خال ہوتے تھے۔ حافظ صاحب مرحوم قسمت کے دھنی تھے، آم و کھجور کے موسم میں باغات ٹھیکے پر لیتے اور کامیاب سیٹھ تھے، ان کی وفات کے بعد گویا دادا جی (جنہیں ہم ''بڑے باباجی'' کہا کرتے تھے) کی گویا کمر ٹوٹ گئی اور دادا جی میں وہ دم خم نہ رہا۔ بندہ نے جب ہوش سنبھالا تو وہ غربت کا دور تھا، بہرحال استاذ عبدالحق اس وقت پڑھ لکھ کر استاذ بنے جب لکھنے پڑھنے کا رواج کم تھا۔ ان کی محنت اور توجہ سے برادری کے نوجوان پڑھ لکھ گئے۔ اب ہماری برادری پڑھے لکھے لوگوں پر مشتمل ہے۔ مرحوم کے بڑے بھائی صوفی عبدالرحمٰن تھے، جن کے دو بیٹے ہیں۔ الحاج غلام مصطفیٰ جو قطر میں کسی کھاد فیکٹری میں ملازمت کرتے ہیں اور دوسرے بیٹے ہمارے بہاولنگر کے مبلغ مولانا محمد قاسم رحمانی ہیں۔

مرحوم جوانی میں رسم و رواج کے پابند اور جھگڑالو مزاج رکھتے تھے۔ ہماری بستی کے صوفی عبدالخالق موہانہ بہت اچھے نظریاتی نعت خوان تھے۔ صحیح العقیدہ دیوبندی مسلمان تھے، انہوں نے اپنی برادری اور ہماری برادری پر خوب محنت کی، ان کی برادری میں سے تو کوئی دینی تعلیم حاصل نہ کر سکا البتہ میرے سمیت کئی ایک حضرات ان کی مسلسل محنت سے دینی تعلیم سے بہرہ ور ہوئے۔ تو برادرم ماسٹر عبدالحق کے ساتھ ان کی کئی کئی گھنٹے گفتگو ہوئی۔ مناظرے، مجادلے اور مباحثے ہوئے بالآخر اللہ پاک نے برادرم کو ہدایت سے نوازا، صوم وصلوٰۃ کے پابند ہوئے۔ گزشتہ دنوں موٹر سائیکل میں ان کی ایڑی آ کر زخمی ہوئی اور مرض کی شکل اختیار کر گئی جو جان لیوا ثابت ہوئی۔ ان کی نماز جنازہ دو مقامات پر ادا کی گئی۔ دوسری نماز جنازہ بستی مٹھو کی عیدگاہ جو جنازہ گاہ کا کام بھی دیتی ہے میں ادا کی گئی۔ چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے فاضل نوجوان مبلغ مولانا محمد قاسم رحمانی نے پڑھائی اور انہیں ۱۰؍جولائی کو حبیب شہید شجاع آباد کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ عفو و عافیت والا معاملہ فرمائیں اور انہیں کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائے۔ آمین۔

تقریب بسلسلہ فضیلت شب برأت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے زیر اہتمام مرکز ختم نبوت ککنگنی والہ گوجرانوالہ میں فضیلت ''شب برأت'' کے عنوان سے ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا، جس میں مبلغ ختم نبوت و خطیب عائشہ مسجد لاہور مولانا محبوب الحسن طاہر، مولانا نازک اللہ مسعود، مولانا امیر معاویہ وٹو، مشہور نعت خواں قاری محمد مزمل حسامی اور جمعیت علماء اسلام کے سرپرست اور امیدوار حلقہ این اے ۹۵ مولانا مفتی جمیل گجر نے بطور خاص شرکت کی۔ مولانا محبوب الحسن طاہر نے فضیلت شب برأت، توبہ و استغفار پر پُرسوز خطاب کیا جبکہ مولانا امیر معاویہ وٹو نے اپنے مخصوص انداز میں خطاب کیا، جبکہ آخر میں مفتی جمیل گجر نے پُرسوز خطاب و دعا کی۔

بقیہ:.....اداریہ

☆.....وہ اراکان (برما) کے مسلمانوں کے قتل عام، ان کی املاک کی تباہی، بستیوں کو جلانے کے خلاف مؤثر آواز بلند کریں، تاکہ برمی مسلمانوں کو یہ احساس ہو کہ وہ اکیلے نہیں، بلکہ امت مسلمہ ان کی پشت پر ہے۔

☆.....اقوام متحدہ برما کے مظلوم و بے کس مسلمانوں پر تاریخ کے بدترین ظلم کے خاتمہ کے لئے اپنا کردار ادا کرے اور اس ظلم کو بند کروائے۔

☆.....پاکستانی حکومت اپنے سفارتی ذرائع استعمال کرتے ہوئے سفارتی سطح پر برما کے مسلمانوں کی ترجمانی کرے اور برما کے مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کو بند کروانے کے لئے اپنا کردار ادا کرے۔

☆.....برما کے ساتھ چونکہ اسلامی ملک بنگلہ دیش کا بارڈر لگتا ہے، اس لئے برمی مسلمان ہجرت کر کے بنگلہ دیش میں پناہ لینا چاہتے ہیں، لیکن بنگلہ دیش کی حکومت انہیں اپنے ملک میں داخل ہونے نہیں دے رہی، جس سے ہجرت کر کے بنگلہ دیش آنے والے برمی مسلمانوں کو سخت اذیت کا سامنا کرنا پڑتا ہے، یہ نمائندہ اجتماع بنگلہ دیش حکومت سے اپیل کرتا ہے کہ وہ مشکل کی اس گھڑی میں برمی مسلمانوں کا ساتھ دیں اور پناہ حاصل کرنے والوں کو پناہ دیں۔

☆.....یہ نمائندہ اجتماع پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا سے بھی اپیل کرتا ہے کہ وہ اراکان (برما) میں مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے تاریخ کے بدترین مظالم کے خلاف آواز اٹھائیں اور مظلومین برما کا ساتھ دیں۔‘‘

راقم الحروف کو بھی کچھ کہنے کی دعوت دی گئی، میں نے اپنی بات کو چند تجاویز تک محدود رکھا اور کہا کہ:

۱:.....مساجد کے ائمہ کرام اپنے جمعہ کے خطبہ میں برما کے مسلمانوں پر جو ظلم و ستم ڈھایا جارہا ہے، اس سے عوام کو آگاہ کریں۔

۲:.....تمام اسلامی ممالک کے سفارت خانوں کو ان حالات پر مشتمل ایک یادداشت پیش کی جائے۔

۳:.....حکومت پر زور دیا جائے کہ وہ قومی اسمبلی اور سینیٹ میں برما کے مسلمانوں پر جو مظالم ڈھائے جارہے ہیں وہ قرارداد کے ذریعہ اس کی مذمت کرے اور سفارتی سطح پر برما کی حکومت سے اس پر احتجاج کیا جائے۔

۴:.....پاکستان کی تمام مذہبی جماعتیں ایک قیادت پر متحد اور مجتمع ہوں، اس سے جہاں پاکستان میں دینی ذہن اور سوچ رکھنے والی عوام اکٹھے اور ایک بھاری قوت ثابت ہوگی، وہاں پوری دنیا میں بسنے والے مسلمانوں کو بھی اس سے تقویت اور ایک سہارا ملے گا۔ ہماری کمزوری یہ ہے کہ ہم انفرادی طور پر محنت اور کوشش کرتے ہیں، لیکن قیادت نہ ہونے کی بنا پر ہماری تمام تر کوششیں بے ثمر اور لاحاصل رہتی ہیں۔ شرکائے کانفرنس نے ان تجاویز کو سراہا۔ اے پی سی کی رپورٹ روزنامہ جنگ نے اپنی دو کالمی خبر کے ساتھ ان الفاظ میں شائع کی ہے۔

’’کراچی (اسٹاف رپورٹر) جمعیت علمائے اسلام (ف) کے مرکزی رہنما حافظ حسین احمد نے کہا ہے کہ برما (میانمار) میں مسلمانوں کے قتل و غارت گری کے خلاف پارلیمنٹ میں متفقہ قرارداد پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی اور اس سلسلہ میں مختلف سفارتخانوں کو یادداشتیں بھی جمع کرائی جائیں گی۔ حکومت برما میں مسلمانوں کے خلاف ڈھائے جانے والے ظلم و ستم پر خاموشی توڑ کر کردار ادا کرے۔ وہ جمعہ کو کراچی پریس کلب میں جے یو آئی کراچی کے زیراہتمام آل پارٹیز کانفرنس بعنوان ’’برمی مسلمانوں پر مظالم اور مسلم امہ کی ذمہ داری‘‘ سے بحیثیت مہمان خصوصی خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر پیپلز پارٹی کراچی ڈویژن کے قائم مقام صدر عصمت اللہ خان، امیر جماعت اسلامی کراچی محمد حسین محنتی، جے یو آئی کراچی کے امیر قاری محمد عثمان، جے یو پی کے محمد صدیق راٹھور، مستقیم نورانی، پی ڈی پی کے بشارت مرزا، عوامی مسلم لیگ کے محفوظ یار خان، قاری ضمیر اختر، محمد اشرف گورمانی، مولانا طاہر ارکانی، ضیاء

عباس، مولانا اعجاز مصطفیٰ، مولانا محمد افضل سردار، غازی عبداللہ نے بھی خطاب کیا۔ نظامت کے فرائض محمد اسلم غوری نے انجام دیئے۔

حافظ حسین احمد نے مزید کہا کہ ۹ اور ۱۰ جولائی کو پشاور میں جے یو آئی کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہو رہا ہے جس میں اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کا پلیٹ فارم او آئی سی مسلمانوں کا تحفظ کرنے میں ناکام رہا ہے، بلکہ یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ او آئی سی، آئی سی یو میں پڑا ہے۔ برما کے مسلمانوں سے اظہار یکجہتی کے لئے ہر جمعہ کو مساجد میں اجتماع منعقد کئے جائیں اور اس سلسلہ میں کمیٹی تشکیل دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں کوئی فرقہ وارانہ فسادات نہیں ہو رہے، بلکہ حکومت کی ناقص پالیسیوں کے سبب علیحدگی کے نعرے لگ رہے ہیں، حکومت کو اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ امریکا اور اس کے اتحادی ۴۸ ممالک افغانستان میں شکست کھانے کے بعد وہاں سے پیش قدمی کرنا چاہتے ہیں، لیکن امریکہ وہاں سے اتنی آسانی سے نہیں نکلے گا۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ ۶۴ سالوں سے مسلمانوں پر مظالم ڈھائے جارہے ہیں، امریکا اور استعماری طاقتیں مسلمانوں کو کمزور کرنا چاہتی ہیں اور جو کچھ برما میں انسانیت سوز سلوک کیا جارہا ہے، اس پر ہیومن رائٹس تنظیموں کی خاموشی معنی خیز ہے۔ عصمت اللہ خان نے کہا کہ پیپلز پارٹی برما کے مسلمانوں کے ساتھ مکمل اظہار یکجہتی کرتی ہے، اس سلسلہ میں جے یو آئی اگر ایک قدم آگے بڑھے گی تو ہم دو قدم آگے بڑھنے کے لئے تیار ہیں۔ محمد حسین محنتی نے کہا کہ برما کے معاملہ پر آج سب خون کے آنسو رو رہے ہیں۔ مسلم امہ پوری دنیا میں قتل و غارت گری کا شکار ہے، جس کا اصل سبب یہ ہے کہ مسلمان منتشر ہیں اور کفر یکجا ہو کر انہیں مار رہا ہے۔ قاری عثمان نے کہا کہ پوری امت مسلمہ اسلام دشمنوں کے نرغے میں ہے اور کہیں بھی مسلمان کفار کی جارحیت سے محفوظ نہیں ہیں۔"

(روزنامہ جنگ کراچی، ۱۹ شعبان ۱۴۳۳ھ، ۷ جولائی ۲۰۱۲ء)

آج مسلمانوں کی اکثریت یہ کہتی ہے کہ اقوام متحدہ کا ادارہ درحقیقت امریکہ کی لونڈی بن کر رہ گیا ہے، امریکہ جو چاہتا ہے، اقوام متحدہ اس کا تابع فرمان بن کر اس کا حکم بجالاتا ہے اور امریکہ جو نہیں چاہتا، اقوام متحدہ اس مسئلہ پر چپ سادھ لیتا ہے۔ اسی طرح اسلامی ممالک نے ایک ادارہ او آئی سی بنایا تھا، جس کا مقصد یہ تھا کہ اسلامی ممالک اس فورم پر اپنے مسائل حل کریں گے اور مسلمانوں کا تحفظ، ان کی رہنمائی اور خیرخواہی کی جائے گی لیکن یہ بھی اپنے مشن اور مقصد میں اب تک ناکام رہا ہے، اور یہ ادارہ بھی اغیار کا تابع مہمل بن کر رہ گیا ہے۔

ہم حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے سفارتی ذرائع استعمال کرتے ہوئے برما کے مسلمانوں کی مدد و نصرت کرے اور دوسرے اسلامی ممالک کو بھی اس طرف متوجہ کرے۔

پاکستانی مسلم عوام سے بھی درخواست ہے کہ برما کے ان مظلوم مسلمانوں کے حق میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعائیں بھی کریں اور دامے، درمے، قدمے، سخنے ان کی مدد و نصرت بھی کریں، اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ أجمعین

نمازِ تراویح کی اہمیت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص ایمان وطلب ثواب کے جذبہ سے رمضان میں تراویح پڑھے اس کے تمام سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔" (مسلم ۱/۲۵۹، بخاری، مشکوٰۃ:۱۷۳)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیام رمضان (نمازِ تراویح) کی ترغیب دیا کرتے تھے۔"

(مسلم:۱/۲۵۹، باب الترغیب فی قیام رمضان وھو التراویح)

القرآن الکریم

قرآن ہے اللہ کی رحمت کا خزانہ
قرآن محمد ﷺ کی محبت کا ترانہ

قرآن خدا پاک کی عظمت کا نشان ہے
قرآن نبوت کی صداقت کا بیاں ہے

قرآن ہے قدرت کے مقاصد کی شہادت
قرآن ہے اعجاز رسالت کی علامت

قرآن ہی سرمایہ ایمان و یقین ہے
قرآن ہی توحید و رسالت کا امیں ہے

قرآن مسلماں کے ہر دکھ کی دوا ہے
قرآن میں ہر مرض و مصیبت کی شفا ہے

قرآن ہے باطل کے عزائم کی تباہی
قرآن ہے انوار و فیوضات الٰہی

قرآن کا ہر قول حقیقت سے منور
قرآن کا ہر کلمہ کمالات کا محور

قرآن گناہگار کی بخشش کی ضمانت
قرآن ہے حبدار کی جنت میں شفاعت

قرآن کو جس نے بھی ہے سینے سے لگایا
قرآن نے بیشک ہے اسے رب سے ملایا

قرآن نے اقوام کی قسمت کو سنوارا
قرآن ہے ملت کے مقدر کا ستارا

قرآن میں ہر چیز کی تفصیل بیاں ہے
قرآن میں مذکور ہے موجود جہاں ہے

قرآن ہے حکمت سے بھرا قلزم زخار
قرآن رگ باطل کے لئے خنجر خونخوار

قرآن کی تنویر سے سینوں کو سجادو
قرآن سے خوابیدہ مقدر کو جگادو

قرآن کے ہر حرف میں برکت کی فضا ہے
قرآن کے ہر لفظ میں رحمت کی گھٹا ہے

قرآن کا آئین ترقی کا علم دار
قرآن کے دستور میں تبدیلی ہے دشوار

قرآن نے انسان کو مسلمان بنایا
قرآن نے مسلمان کو رحمٰن سے ملایا

قرآن ہے اک معجزۂ زندہ حقیقت
قرآن ہے سرچشمۂ ارشاد و ہدایت

قرآن ہے اخلاق محمد ﷺ کا قرینہ
قرآن نبی پاک کی سیرت کا ہے زینہ

قرآن کا ہر دور میں اونچا ہے پھریرا
قرآن شب تاریک میں پُرنور سویرا

قرآن صداقت ہے، عدالت ہے، شرافت
قرآن شجاعت ہے، امامت ہے، ولایت

قرآن میں کر غوروتدبر اے مسلماں
قرآن تری فوز و فلاح ہی کا ہے ساماں

قرآن شریعت ہے، طریقت ہے، حقیقت
قرآن ہے عرفان الٰہی پہ دلالت

قرآن نے اسلام کے اطوار بتائے
قرآن نے ایمان کے انوار بتائے

قرآن نے احسان کے اسرار بتائے
قرآن نے قیامت کے بھی آثار بتائے

قرآن کا تقاضا ہے کہ انسان سنبھل جائے
اسلام کے سانچے میں مکمل ڈھل جائے

قرآن کا پیغام زمانے کو سنا دو
باطل کا جہاں نقش نظر آئے مٹادو

قرآن ہے ایماں کی بلندی کا خلاصہ
قرآن ہے عقبیٰ میں رہائی کا اثاثہ

قرآن کو جس نے بھی پس پشت ہے ڈالا
دارین میں مل سکتا نہیں، اس کو اجالا

قرآن ہی ہے نور خدا شمع رسالت
قرآن سے ہی ہوتی ہے کافور جہالت

قرآن زمانے کے لئے نور ہدیٰ ہے
قرآن جہالت کے اندھیروں میں ضیاء ہے

قرآن کا الہامی کتابوں پہ ہے درجہ
جیسا کہ محمد ﷺ کا نبیوں پہ ہے رتبہ

قرآن کا خوشتر کوئی ثانی ہے نہ ہمسر
قرآن زمانے کی کتابوں سے ہے برتر

نتیجہ فکر: محمد سلطان خوشتر یہ فیضی چشتی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

شفاعت نبی اکرم ﷺ کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دارالتصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام
صدقات جاریہ میں
شرکت کے لئے زکوٰۃ،
صدقات، فطرہ، عطیات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کو دیجیے

نوٹ

مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تا کہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے۔

اپیل کنندگان

حضرت مولانا
عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ
امیر مرکزیہ

حضرت مولانا
ڈاکٹر **عبدالرزاق اسکندر** مدظلہ
نائب امیر مرکزیہ

مولانا صاحبزادہ
خواجہ عزیز احمد صاحب
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا
عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ
مرکزی ناظم اعلیٰ

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان
فون: 061-4583486, 061-4783486 اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان
جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: 021-32780337 فیکس: 021-32780340 اکاؤنٹ نمبر: 363-8 اور 927-2 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ